﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآء﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد12 — جمعۃ المبارک یکم/جولائی2005ء — 23/جمادی الاوّل 1426 ہجری قمری ✿ یکم/وفا 1384 ہجری شمسی — شمارہ 26

قیامت کی تیاری

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب آئے گی؟ آپؐ نے فرمایا: تُو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا: مَیں نے کثرت سے نماز، روزہ اور صدقہ کے ذریعہ تو کوئی تیاری نہیں کی۔ البتہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا: تُو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الأدب علامة حب الله)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

عیسائی مذہب کے استیصال کے لئے ہمارے پاس تو ایک دریا ہے اور اب وقت آگیا ہے کہ یہ طلسم ٹوٹ جاوے اور وہ بُت جو صلیب کا بنایا گیا ہے گر پڑے۔

’’عیسائی مذہب کے استیصال کے لئے ہمارے پاس تو ایک دریا ہے اور اب وقت آگیا ہے کہ یہ طلسم ٹوٹ جاوے اور وہ بُت جو صلیب کا بنایا گیا ہے گر پڑے۔ دراصل بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر مجھے مبعوث نہ بھی فرماتا تب بھی زمانہ نے ایسے حالات اور اسباب پیدا کر دیئے تھے کہ عیسائیت کا پول کھل جاتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی غیرت اور جلال کے یہ صریح خلاف ہے کہ ایک عورت کا بچہ خدا بنایا جاتا جو انسانی حوائج اور لوازم بشریہ سے کچھ بھی استثناء اپنے اندر نہیں رکھتا۔ مَیں نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں مَیں نے کامل تحقیقات کے ساتھ یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ بالکل جھوٹ ہے کہ مسیح صلیب پر مر گیا۔ اصل یہ ہے کہ وہ صلیب پر سے زندہ اتار لیا گیا تھا اور وہاں سے بچ کر وہ کشمیر میں چلا آیا۔ جہاں اس نے 120 برس کی عمر میں وفات پائی اور اب تک اس کی قبر خانیار کے محلّہ میں یُوز آسف یا شہزادہ نبی کے نام سے مشہور ہے۔ اور یہ بات ایسی نہیں کہ جو محکم اور مستحکم دلائل کی بناء پر نہ ہو بلکہ صلیب کے جو واقعات انجیل میں لکھے ہیں خود ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح صلیب پر نہیں مرا۔

سب سے اوّل یہ ہے کہ خود مسیحؑ نے اپنی مثال یونسؑ سے دی ہے۔ کیا یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں زندہ داخل ہوئے تھے یا مر کر؟ اور پھر یہ کہ پیلاطُوس کی بیوی نے ایک ہولناک خواب دیکھا تھا جس کی اطلاع پیلاطوس کو بھی اس نے کر دی اور وہ اس فکر میں ہو گیا کہ اُس کو بچایا جاوے اور اسی لئے پیلاطُوس نے مختلف پیرایوں میں مسیح کے چھوڑ دینے کی کوشش کی اور آخر کار اپنے ہاتھ دھو کر ثابت کیا کہ مَیں اس سے بَری ہوں۔ اور پھر جب یہودی کسی طرح ماننے والے نظر نہ آئے تو یہ کوشش کی گئی کہ جمعہ کے دن بعد عصر آپؑ کو صلیب دی گئی۔ اور چونکہ صلیب پر بُھوک، پیاس اور دُھوپ وغیرہ کی شدّت سے کئی دن رہ کر مصلوب انسان مر جایا کرتا تھا، وہ موقع مسیح کو پیش نہ آیا کیونکہ یہ کسی طرح نہیں ہو سکتا تھا کہ جُمعہ کے دن غروب ہونے سے پہلے اُسے صلیب پر سے نہ اتار لیا جاتا۔ کیونکہ یہودیوں کی شریعت کی رُو سے یہ سخت گناہ تھا کہ کوئی شخص سبت یا سبت سے پہلے رات صلیب پر رہے۔ مسیح چونکہ جُمعہ کی آخری گھڑی صلیب پر چڑھایا گیا تھا اس لئے بعض واقعات آندھی وغیرہ کے پیش آجانے سے فی الفور اُتار لیا گیا۔ پھر دو چور جو مسیح کے ساتھ صلیب پر لٹکائے گئے تھے انکی ہڈیاں توڑ دی گئی تھیں، مگر مسیح علیہ السلام کی ہڈیاں نہیں توڑی گئی تھیں۔

پھر مسیحؑ کی لاش ایک ایسے آدمی کے سپرد کر دی گئی جو مسیح کا شاگرد تھا۔ اور اصل تو یہ ہے کہ خود پیلاطُوس اور اس کی بیوی بھی اس کی مُرید تھی، چنانچہ پیلاطُوس کو عیسائی شہیدوں میں لکھا ہے اور اس کی بیوی کو ولیّہ قرار دیا ہے۔ اور ان سب سے بڑھ کر مرہم عیسیٰ کا نسخہ ہے جس کو مسلمان، یہودی، رومی اور عیسائی اور مجوسی طبیبوں نے بالاتفاق لکھا ہے کہ یہ مسیح کے زخموں کے لئے تیار ہوا تھا اور اس کا نام مرہم عیسیٰ، مرہم حواریّین اور مرہم رُسل اور مرہم شلیخا وغیرہ بھی رکھا۔ کم از کم ہزار کتاب میں یہ نسخہ موجود ہے اور یہ کوئی عیسائی ثابت نہیں کر سکتا کہ صلیبی زخموں کے سوا اور بھی کبھی کوئی زخم مسیح کو لگے تھے۔ اور اس وقت حواری بھی موجود تھے۔ اب بتاؤ کہ کیا یہ تمام اسباب اگر ایک جا جمع کئے جاویں، تو صاف شہادت نہیں دیتے کہ مسیح صلیب پر سے زندہ بچ کر اتر آیا تھا۔ اس پر اس وقت ہم کو کوئی بحث نہیں کرنی ہے۔ یہودیوں کے جو فرقے متفرق ہو کر افغانستان یا کشمیر میں آگئے تھے، وہ ان کی تلاش میں ادھر چلے آئے اور پھر آخر کشمیر ہی میں انہوں نے وفات پائی اور یہ بات انگریزی محققوں نے بھی مان لی ہے کہ کشمیری دراصل بنی اسرائیل ہیں چنانچہ برنیئر نے اپنے سفرنامہ میں یہی لکھا ہے۔ اب جبکہ یہ ثابت ہوتا ہے اور واقعات صحیحہ کی بناء پر ثابت ہوتا ہے کہ وہ صلیب پر نہیں مرے، بلکہ زندہ اُتر آئے، تو پھر کفارہ کا کیا باقی رہا۔ پھر سب سے عجیب تر یہ بات ہے کہ عیسائی جس عورت کی شہادت پر مسیح کو آسمان پر چڑھاتے ہیں وہ خود ایک اچھے اور شریف چال چلن کی عورت نہ تھی‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 76-77 جدید ایڈیشن)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورۂ کینیڈا کی مختصر جھلکیاں

خدا تعالیٰ کی عبادت اور مخلوق خدا سے شفقت ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں کی جاسکتی

ہم اس تعلیم پر عمل پیرا ہیں اور دنیا میں ہر جگہ یہی تعلیم اور پیغام پھیلا رہے ہیں تا کہ دنیا میں امن قائم ہو اور یہ ہماری مساجد کی تعمیر کا مقصد ہے

(وینکوور (برٹش کولمبیا۔کینیڈا) میں پہلی احمدیہ مسجد بیت الرحمان کے سنگ بنیاد کی مبارک تقریب کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطاب)

11/جون 2005ء بروز ہفتہ:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رہائش گاہ کے عقبی لان میں مارکی میں پڑھائی۔ صبح ساڑھے دس بجے حضور انور اپنی رہائش گاہ سے احمدیہ مشن ہاؤس وینکوور کے لئے روانہ ہوئے۔ دس بجکر پچاس منٹ پر حضور انور مشن ہاؤس پہنچے اور اپنے دفتر تشریف لے گئے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

آج کا دن بھی جماعت احمدیہ وینکوور کے لئے خاص اہمیت کا حامل دن تھا۔ وینکوور میں بلکہ پورے صوبہ برٹش کولمبیا میں پہلی احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا تھا۔ جماعت احمدیہ وینکوور کے علاوہ کینیڈا کی دوسری جماعتوں

اورامریکہ کی مختلف جماعتوں سے چودہ سو سے زائد احباب مرد وخواتین اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے موجود تھے۔ ہرطرف خوشی ومسرّت کا سماں تھا۔

مسجد کا سنگِ بنیاد

گیارہ بجے حضور انور اس مارکی میں تشریف لائے جہاں سنگ بنیاد رکھے جانے کی تقریب منعقد ہوئی۔ سٹیج کے بائیں جانب زمین کھود کر سنگ بنیاد رکھنے کی جگہ تیار کی گئی تھی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے لئے اُن آیات کا انتخاب کیا گیا تھا جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اُن دعاؤں کا ذکر ہے جو آپ نے تعمیر خانہ کعبہ کے موقع پر کی تھیں۔ تلاوت کے بعد اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قادیان سے منگوائی ہوئی مسجد مبارک کی اینٹ اس مسجد کی بنیاد میں پہلی اینٹ کے طور پر نصب فرمائی۔ حضور انور کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے ایک اینٹ نصب کی۔ اس کے بعد علی الترتیب درج ذیل احباب کو مسجد کی بنیاد میں اینٹیں رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ امیر صاحب کینیڈا، ایڈیشنل وکیل التبشیر ، پرائیویٹ سیکرٹری ، نائب امیر اوّل کینیڈا، نائب امیر دوم کینیڈا، صدر مجلس انصار اللہ، صدر خدام الاحمدیہ، صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا، صدر جماعت وینکوور، مبلغ سلسلہ وینکوور، محمد طارق اسلام صاحب سابق مبلغ وینکوور حال آٹووا۔ اس کے بعد مکرم لطف الرحمان خان صاحب (جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر کا سارا خرچ اٹھانے کا وعدہ کیا ہے) نے بھی اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل کی۔ آخر پر دو واقفین نو عزیزم فیروز احمد ابن نسیم احمد ہندل اور عزیزہ عمارہ سحر بنت محمد ادریس صاحب نے بھی اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل کی۔ بعدۂ حضور انور نے دعا کروائی۔

اس تقریب میں بہت سے غیر مسلم معززین نے بھی شرکت کی جن میں سے درج ذیل مہمانوں نے وقت کی مناسبت سے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا اور جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ انہیں آج اس اہم موقع پر جب کہ وینکوور (برٹش کولمبیا) میں پہلی احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے شرکت کی دعوت دی گئی ہے اور حضور انور سے ملاقات کا موقع دیا گیا ہے۔ اور یہ کہ آج کا دن بہت اہم دن ہے اور ہم وینکوور، برٹش کولمبیا اور کینیڈا میں یہ خاص دن منا رہے ہیں۔ جن مہمانوں نے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا ان کے اسماء یہ ہیں۔

1۔ Louis Jackson لیڈی میئر آف ڈیلٹا (ڈیلٹا اس میونسپلٹی کا نام ہے جس میں یہ مسجد تعمیر ہو رہی ہے)

2۔ Kevin Falcon صوبہ برٹش کولمبیا کے ٹرانسپورٹ کے وزیر ہیں۔

3۔ Dr.Hedy Fry یہ سابق وزیر ملٹی کلچرازم اور (Citizenship) سٹیزن شپ ہیں۔ اس وقت فیڈرل پارلیمنٹ کے ممبر ہیں اور پارلیمنٹری سیکرٹری برائے امیگریشن ہیں۔ انہوں نے اپنی نیک تمناؤں کے اظہار کے علاوہ پرائم منسٹر آف کینیڈا آنریبل پال مارٹن کا پیغام پڑھ کر سنایا اور تقریب کے بعد Reception میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا۔

وزیر اعظم کینیڈا کا پیغام

وزیر اعظم کے پیغام کے متن کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

''احمدیہ مسلم کمیونٹی کینیڈا کے اراکین وینکوور میں اپنی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھ رہے ہیں۔ میں اس مبارک موقع پر انتہائی خلوص اور گرمجوشی سے دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

قوموں کی زندگی میں عقائد اہم کردار ادا کیا کرتے ہیں۔ آپ کی نئی مسجد بلاشبہ بے شمار افراد کی زندگی میں روحانی اور سماجی طور پر مرکزی نکتہ کی حیثیت اختیار کرے گی۔ مجھے اس بات کا بھی وثوق ہے کہ یہ تقریب آپ کو اپنے عقیدہ کی گہری حقیقتوں کا ادراک حاصل کرنے اور مستقبل کے امکانات پر غور کرنے کے بہترین مواقع مہیّا کرے گی۔ میری جانب سے بہترین خواہشات قبول کیجئے۔'' (پال مارٹن۔ وزیر اعظم۔ اٹاوہ۔ 2005ء)

4۔ اس کے بعد Ujjal Dosajh جو صوبہ برٹش کولمبیا کے سابق وزیر اعلیٰ رہے ہیں اور اس وقت فیڈرل وزیر صحت ہیں نے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

5۔ ان کے بعد Herb Dhaliwal سابق وزیر مال کینیڈا نے سنگ بنیاد کی اس تقریب کے موقع پر اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ موصوف لمبا عرصہ مرکزی کابینہ میں مختلف عہدوں پر فائز رہے ہیں اور جماعت کے ساتھ پرانا اخلاص کا تعلق رکھتے ہیں۔ حضور انور کی وینکوور تشریف آوری کے موقع پر ایئر پورٹ پر حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے لئے یہ بھی حاضر ہوئے تھے۔

ان احباب کے علاوہ اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں دو فیڈرل ممبران پارلیمنٹ اور 9 صوبائی ممبران پارلیمنٹ بھی موجود تھے۔ اس کے علاوہ ہندوستان کے کونسل جنرل، ایکواڈور (Ecuador) کے آنریری کونسل جنرل اور انڈونیشیا کے کونسل جنرل بھی موجود تھے۔ علاوہ ازیں اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں پروفیسرز، مختلف کمیونٹی لیڈرز اور ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات کے نمائندے بھی موجود تھے۔ اس تقریب کے آخر پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور نے فرمایا: میں مختصراً آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے آپ سب معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے کینیڈا کے اس خوبصورت شہر میں ہماری مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب پر آنے کی دعوت قبول کی اور تشریف لائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مسجد اس خوبصورت اور پُر امن شہر کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کرے گی۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں آپ سب کے نیک جذبات اور خواہشات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا جیسا کہ آپ نے قرآن کریم کی وہ آیات سنی ہیں جو آپ کے سامنے پڑھی گئی ہیں اور ان کا ترجمہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ ہماری مساجد کی بنیادیں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی دعاؤں کے ساتھ رکھی جاتی ہیں اور یہ اُس خدا کے حضور جو ہمارا پیدا کرنے والا ہے اطاعت اور فرمانبرداری کے علاوہ کچھ نہیں۔ اور اس کا مقصد یہ ہے کہ ایسی دعائیں کی جائیں جس کے نتیجہ میں نہ ختم ہونے والا، اطمینان قلب اور امن حاصل ہو جائے۔

اس تعلق میں حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مضمون کے تعلق میں دو اقتباس پیش فرمائے کہ مذہب کے صرف دو حصے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے محبت اور خدا کی مخلوق سے محبت۔ انسانیت سے ایسی محبت کرو کہ ان کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھو اور اُن کے لئے دعائیں کرو۔

اسلام نے اپنی تعلیمات کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک حقوق اللہ اور دوسری حقوق العباد۔ اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ انسان اُس کی کامل اور مکمل اطاعت کرے اور مخلوق کا حق یہ ہے کہ انسان اُس سے حُسن سلوک کرے۔ یہ گناہ کی بات ہے کہ انسان مذہبی اختلاف کی بنیاد پر خدا کی مخلوق کو دکھ پہنچائے۔

حضور انور نے فرمایا: پس جو تعلیم ہماری جماعت کے بانی نے اپنی جماعت کو دی ہے وہ یہ ہے کہ خدا کی عبادت اور مخلوق خدا سے شفقت ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں کی جا سکتی۔ ہم اسی تعلیم پر عمل پیرا ہیں اور دنیا میں ہر جگہ یہی تعلیم اور یہی پیغام پھیلا رہے ہیں تا کہ دنیا میں امن قائم ہو اور یہ ہماری مساجد کی تعمیر کا مقصد ہے۔ حضور انور نے اپنے خطاب کے آخر پر سب آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو اس سارے علاقہ کے لئے امن و سلامتی پھیلانے کا ذریعہ بنائے۔

حضور انور نے اس مسجد کے نام کے بارہ میں فرمایا کہ میں اس مسجد کا نام ''مسجد بیت الرحمٰن'' رکھتا ہوں۔

حضور انور اپنے اس خطاب کے بعد اس تقریب میں آنے والے مہمانوں کے ساتھ VIP مارکی میں تشریف لے گئے جہاں مشروبات اور چائے وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس موقع پر تمام مہمان فرداً فرداً حضور انور سے ملے اور حضور انور مہمانوں سے گفتگو فرماتے رہے۔

سابق وزیر مال کینیڈا Herb Dhaliwal صاحب حضور انور کے پاس کھڑے رہے اور باری باری مہمانوں کا تعارف کرواتے رہے۔

اس کے بعد حضور انور خواتین کی مارکی کی طرف تشریف لے گئے۔ سنگ بنیاد کی اس تقریب میں خواتین بھی بڑی تعداد میں شامل ہوئی تھیں۔ جب حضور انور خواتین کی مارکی میں داخل ہوئے تو انہوں نے بلند آواز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ اور حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف زیارت حاصل کیا۔

اس کے بعد حضور انور نے لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا جہاں ابھی کھانا پک رہا تھا۔ لنگر خانہ کے معائنہ کے بعد مجلس عاملہ جماعت احمدیہ وینکوور، مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ وینکوور، مجلس انصار اللہ وینکوور نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے لجنہ اماء اللہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ وینکوور نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

تصاویر کے اس پروگرام کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے مشن ہاؤس سے باہر اُس سڑک پر سیر کے لئے تشریف لے گئے جو Frazer River کے کنارے کے ساتھ ساتھ ہے۔ قریباً نصف گھنٹہ کی اس سیر کے بعد حضور انور واپس تشریف لائے اور دوبارہ لنگر خانہ میں تشریف لے گئے اور منتظمین سے فرمایا کہ اب تو کھانا پک چکا ہوگا۔ آلو گوشت پکا ہوا تھا حضور انور نے ایک دو لقمے لئے اور پسند فرمایا۔

سوا ایک بجے حضور انور نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے جہاں حضور انور کے قافلہ کی گاڑیوں کو ڈرائیو کرنے والے خدام اور خدام کی سیکورٹی ٹیم نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

کیلگری کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق وینکوور سے بطرف کیلگری روانگی تھی۔ وینکوور سے کیلگری کا فاصلہ 1617 کلومیٹر ہے۔ راستہ میں Kamloop، Jasper اور Banff کے مقامات پر رات قیام کرکے اور ان علاقوں میں خوبصورت مقامات اور قدرتی مناظر دیکھتے ہوئے کیلگری پہنچنے کا پروگرام تھا۔

حضور انور اس سفر پر روانگی کے لئے چار بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے جہاں احباب جماعت وینکوور اور امریکہ کی مختلف جماعتوں سے آنے والے احباب حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد وینکوور سے Kamloop کی طرف روانگی ہوئی۔ وینکوور سے Kamloop کا فاصلہ 527 کلومیٹر ہے۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور Bridal Veil Falls پہنچے جو سڑک کے کنارے ایک خوبصورت سیرگاہ ہے اور پارکنگ ایریا سے دس پندرہ منٹ کے پیدل فاصلہ پر ایک خوبصورت آبشار ہے۔ حضور انور اس آبشار پر تشریف لے گئے اور اس آبشار کے پانی میں سے چلو بھر کر پیا اور اس کی ٹھنڈک اور مٹھاس کا ذکر فرمایا۔ چونکہ یہ آبشار بلندی پر ہے اور مسلسل چڑھائی ہے۔ آبشار تک پہنچتے ہوئے سانس چڑھ جاتا ہے۔ اسکے پیش نظر حضور انور نے وفد کے اُن ممبران کو جو آبشار تک پہنچے تھے یہ ہدایت فرمائی کہ دو دو گھونٹ پانی پی لیں۔

اس کے بعد حضور انور واپس تشریف لائے اور آگے سفر جاری رہا۔ یہ سارا علاقہ بہت ہی خوبصورت اور قدرتی مناظر پر مشتمل ہے۔ سڑک کے دونوں طرف نہ ختم ہونے والے بلند و بالا سرسبز و شاداب پہاڑوں کا ایک لمبا سلسلہ ہے اور ان پہاڑوں کے درمیان خوبصورت وادیاں ہیں۔ ہر آنے والے موڑ کے بعد نئے مناظر سامنے آتے ہیں۔ جگہ جگہ ان پہاڑوں سے آبشاروں کی شکل میں پانی نیچے گر رہا ہے جو ان وادیوں کے دامن میں بہنے والے دریائے Frazer میں شامل ہو جاتا ہے۔ یہ سارا سفر

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

ایک احمدی عورت کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ وہ ان تمام خصوصیات کی حامل ہو جو مومن بننے کے لئے ضروری ہیں۔

کیا ہی خوش قسمت ہیں آپ جو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے رستے پر چل کر نہ صرف اپنے لئے جنت کے راستے بنا رہی ہیں بلکہ اس نیک تربیت کی وجہ سے جو آپ اپنی اولادوں کی کر رہی ہیں اللہ تعالیٰ کا رسول فرماتا ہے کہ تم اپنی اولاد کو بھی جنت میں بھیج سکتی ہو۔

(قرآن مجید ، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت اقد س مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے احمدی مستورات کو نہایت اہم نصائح)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ بلجیم 2004ء کے موقع پر مستورات سے خطاب (فرمودہ 11/ستمبر 2004ء)

(خطاب کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اسلامی معاشرے میں عورت کو ایک مقام دیا ہے اور اگر عورت نیک ہو، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والی ہو، عبادت گزار ہو، بچوں کی نیک تربیت کرنے والی ہو تو اللہ کے رسولؐ نے فرمایا ہے ایسی عورتیں وہ ہیں جن کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ اب جنت یونہی حاصل نہیں ہو جاتی۔ جنت کے حصول کے لئے تو بڑی بڑی شرطیں پوری کرنی پڑتی ہیں، بڑے اعمال بجالانے پڑتے ہیں، بڑے مجاہدے کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن عورت کو یہ مقام دیا کہ نیک اعمال بجالا کر تم خود تو جنت میں جاؤ گی لیکن تمہارے پاس ایک ایسا اجازت نامہ بھی ہے جو بعض شرائط کے ساتھ تم اپنی اولاد کی تربیت کے لئے استعمال کرو تو تمہاری اولاد بھی اس وجہ سے جنت کو حاصل کرنے والی ہو گی۔ کیونکہ جنت ایک ایسا مقام ہے جس میں مرنے کے بعد ہی ایسے لوگ داخل ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوں۔ اور وہ قرب پانے والے کون لوگ ہوں گے۔ فرمایا کہ وہ، وہ لوگ ہوں گے، مومنین اور نیک عمل کرنے والے لوگ ہوں گے، مومنات ہوں گی۔ وہ خدا سے ڈرنے والے ہوں گے۔ صبر کرنے والے ہوں گے۔ وہ لوگ ہوں گے جو نیکیوں میں بڑھنے والے ہیں۔ ان خصوصیات کی حامل آپ تبھی ہوں گی جب اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات جو میں نے ابھی بیان کئے ہیں ان پر پوری طرح عمل کرنے والی ہوں گی اور ان شرطوں کے ساتھ عمل کرنے والی ہوں گی جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ لوگ وہی لوگ ہیں جن کو میرا دیدار بھی نصیب ہوگا۔ پس کیا ہی خوش قسمت ہیں آپ جو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے رستے پر چل کر نہ صرف اپنے لئے جنت کے راستے بنا رہی ہیں بلکہ اس نیک تربیت کی وجہ سے جو آپ اپنی اولادوں کی کر رہی ہیں، اللہ تعالیٰ کا رسول فرماتا ہے کہ تم اپنی اولاد کو بھی جنت میں بھیج سکتی ہو۔ پھر ایسی نیک تربیت کرنے والیوں اور نیک اعمال بجا لانے والیوں کے لئے اس جہان میں بھی جنت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی عبادات بجالا کر اپنی نسلوں میں عبادات کا شوق پیدا کر کے وہ اللہ تعالیٰ کے اس وعدے سے بھی حصہ لے رہی ہوں گی کہ ﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ (الرعد:29)۔ یعنی ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے ہیں اس ذکر کی وجہ سے ان کے دل اطمینان پاتے ہیں۔ وہ کون لوگ ہیں؟ جیسا کہ میں نے کہا، یہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے لوگ، اس کی عبادت کرنے والے لوگ۔

اور پھر یہ بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ تمہاری فلاح تمہاری کامیابی اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہے، اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہے، جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (الجمعة:11)۔ اور اللہ کو بہت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ تو کسی کی بھی کامیابی اس وقت ہے جب اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو گی، جب وہ اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والا اور نیکیوں میں ترقی کرتا ہوا دیکھے گی، جب وہ اس دنیا میں بھی اپنے پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے دیکھ لیں گی۔

تو یہ عبادات اور نیک اعمال آپ کو بھی اور آپ کی نسلوں کو بھی اگر وہ نیکیوں پر قائم ہیں، اِس دنیا میں بھی جنت دکھا دیں گے۔ اگلے جہان کی جو جنت ہے وہ تو ہے ہی مگر اس دنیا میں بھی آپ جنت دیکھیں گی۔ پس ہر احمدی عورت کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ ان جنتوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اس دنیا میں بھی امن اور چین اور سکون کی زندگی گزارے اور اگلے جہان میں بھی جب اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو تو حقیقی جنتوں کی وارث ہو۔ کبھی افسوس کرتی ہوئی اس دنیا سے نہ اٹھے کہ میرا فلاں بچہ یا بچی دین پر قائم نہیں تھے۔ میری نسل دنیا کے دھندوں میں پڑ گئی اور دین و دنیا کچھ بھی نہ حاصل ہو سکا، دنیا بھی خراب گئی۔ کیونکہ دنیا میں پڑنے والوں کا انجام بعض دفعہ بہت برا ہو جاتا ہے اور عاقبت بھی خراب ہوئی۔ یہ دنیا کی چکا چوند جو بظاہر دل کو بڑی بھلی لگ رہی ہوتی ہے مرتے وقت دل میں یہی خلش پیدا کر رہی ہوتی ہے، حسرت ہوتی ہے کہ کاش مَیں نے اللہ کے بھی کچھ حقوق ادا کئے ہوتے، کاش مَیں نے اپنی اولادوں کو بھی دین کی طرف رغبت دلائی ہوتی۔ اور یہ باتیں دنیا میں دیکھنے میں آتی ہیں۔ بہت سارے لوگوں کے واقعات سامنے گزر رہے ہیں جو حسرت سے اس دنیا سے اٹھ رہے ہوتے ہیں۔ مرتے وقت ان کے دلوں میں یہ خلش ہوتی ہے۔

پس احمدی عورت کو وہ مقام حاصل کرنا چاہئے جس کا قرآن کریم نے ذکر فرمایا ہے۔ وہ معیار حاصل کریں جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے ﴿فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ﴾ (النسآء: 35)۔ پس نیک عورتیں فرمانبردار اور غیب میں بھی ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں جن کی حفاظت کی اللہ نے تاکید کی ہے۔ اور اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ اللہ کی مدد سے پوشیدہ امور کی حفاظت کرتی ہیں۔ تو اللہ نے حکم دیا ہے کہ اللہ کی فرمانبردار تب کہلاؤ گی جب خاوندوں کی بھی فرمانبردار ہو گی۔ ایک تو یہ فرض ہے کہ اپنے گھر کے ماحول کو خاوندوں کی فرمانبرداری کر کے جنت نظیر بناؤ۔ دوسرے خاوندوں کی غیر حاضری میں ان کے گھر کی حفاظت کرو، ان کے مال کی حفاظت کرو، ان کی اولاد کی حفاظت کرو۔

ایک حدیث میں بھی آتا ہے کہ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے۔ اب گھریلو اخراجات کو ہی لے لیں۔ گھر کے اخراجات کا عموماً ہر عورت کو پتہ ہوتا ہے۔ اب اگر عورت گھر کا خرچ سگھڑاپے سے نہ چلا رہی ہو تو بلاوجہ کے زائد اخراجات ہو جاتے ہیں۔ بعض فضول خرچیاں ہو رہی ہوتی ہیں۔ یا بہانہ بنا کر خاوند سے زائد رقم وصول کر رہی ہوتی ہیں کہ اخراجات زیادہ ہو گئے ہیں تو یہ بھی حقیقی فرمانبرداری اور نیک نیتی نہیں ہے اور نہ ہی یہ گھر کی ذمہ داری مکمل طور پر ادا کرنے والی بات ہے۔

پھر اولاد کی تربیت ہے۔ اپنے خاوندوں کی نسلوں کی اپنی اولاد کی اگر صحیح تربیت نہیں کر رہیں، ان کو لاڈ پیار میں بگاڑ رہی ہیں یا ان کی تربیت کی طرف صحیح اور پوری توجہ نہیں دے رہیں، ان میں بگاڑ پیدا ہو رہا ہے۔ کیونکہ بعض عورتیں لڑکوں کو زیادہ لاڈ پیار سے بگاڑ دیتی ہیں اور لڑکیوں بیچاریوں کو بالکل ہی پیچھے کر دیتی ہیں جس سے لڑکیاں بعض دفعہ بعض خاندانوں میں Complex کا شکار ہو جاتی ہیں تو یہ بھی صحیح رنگ میں خاوند کے گھر کی حفاظت نہیں ہے۔ جو خاوند اپنے رویے میں ٹھیک نہیں ہیں یا ان کا سلوک اپنے بیوی بچوں سے ٹھیک نہیں ہے، اُن کا گناہ اُن کے سر ہے وہ بھی یقیناً پوچھے جائیں گے۔ لیکن ضد میں آ کر اگر تم گھر کے ماحول کو گندہ کر رہی ہو تو گناہگار بن رہی ہو۔ تمہیں اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے کہ تمہارا ایمان اس وقت تک سلامت ہے، تم اس وقت تک ایمان میں ترقی کرو گی جب تک ان خصوصیات کی حامل ہو گی۔

اور پھر فرمایا کہ ان خصوصیات کو حاصل کس طرح کرنا ہے۔ ان کو حاصل کرنے کے لئے توبہ کر کے عبادات کی طرف توجہ دے کر، روزے رکھ کر۔ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے دلوں کی تسکین کے لئے، اطمینان کے لئے اللہ تعالیٰ کا ذکر ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ہی توبہ کرنے والی بھی ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ توبہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونا ہوتا ہے۔ اور جب وہ اپنے قدموں پر کھڑا ہو گا تو نیکیوں کے کرنے کی اس میں قوت پیدا ہو گی۔ فرمایا: ’’لیکن یاد رکھو کہ استغفار کو توبہ پر تقدم حاصل ہے‘‘۔ یعنی استغفار کرو تو پھر اس مقام پر بھی کھڑے ہو گے۔ استغفار سے طاقت ملے گی۔ اس لئے چاہئے کہ استغفار کرتے رہیں۔ استغفار کریں گی تو خدا تعالیٰ طاقت دے گا۔ اس لئے استغفار کرنا بھی انتہائی ضروری ہے۔ ہر ایک کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا استغفار سے اللہ تعالیٰ طاقت دے گا، توبہ قبول کرے گا اور پھر اس مقام پر کھڑی ہو جائیں گی جس سے آپ کا جو مقام ہے اور جو ایک مومن کا مقام ہونا چاہئے اس کو حاصل کرنے والی ہوں گی اور اپنی نسلوں کی تربیت کی طرف بھی صحیح توجہ کرنے کی کوشش کرنے والی ہوں گی، عبادت کرنے والی ہوں گی۔ اور عبادت کرنا بھی اصل میں اللہ تعالیٰ کا قرب پانے اور اپنے دل کی تسلی کے لئے ضروری ہے۔ اور بہترین عبادت نماز ہے، نوافل ہیں۔ جب آپ اس طرح عبادات کی طرف توجہ دیں گی کہ نمازیں بھی وقت پر ادا کر رہی ہوں گی اور پھر اس سے بڑھ کر نوافل کی طرف بھی توجہ دے رہی ہوں گی تو اللہ تعالیٰ ان نمازوں اور ان نوافل کی وجہ سے آپ کے گھروں کو برکتوں سے بھر دے گا۔ آپ ان گھروں کی حفاظت کے لئے جو بھی اقدام کریں گی اللہ تعالیٰ ان میں آپ کی مدد کرے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ذات کی بھی حفاظت کرے گا۔ ہر شیطانی حملہ اور ہر شیطانی نظر سے آپ محفوظ رہیں گی۔ اور عبادت کرنے کی وجہ سے، آپ کے نمونے سے، آپ کی اولادیں بھی نمازوں کی طرف توجہ پیدا کرنے والی ہوں گی۔ اور پھر جب آپ خود بھی اس طرح ان کی تربیت کر رہی ہوں گی، ان کو نمازوں کی طرف توجہ دلا رہی ہوں گی تو اولادوں میں بھی نمازی پیدا ہو رہے ہوں گے، عبادت گزار پیدا ہو رہے ہوں گے۔ تو اپنے خاوندوں کے گھروں کی حفاظت کا آپ اس طرح حق ادا کر سکتی ہیں اور اس طرح ہی حق ادا کرنے والی سمجھی جائیں گی جب ان احکامات پر عمل کریں گی جو اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں۔ پھر روزہ بھی عبادت کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کے لئے ہے۔ تو جب یہ معیار حاصل ہوں گے تو پھر کوئی انگلی یہ کہہ کر آپ کی طرف نہیں اٹھ سکتی کہ آپ مسلمان نہیں۔ کوئی انگلی یہ کہہ کر آپ کی طرف نہیں اٹھ سکتی کہ آپ مومن نہیں۔ اور کوئی انگلی یہ کہہ کر آپ کی طرف نہیں اٹھ سکتی کہ آپ فرمانبردار نہیں۔

پس احمدی عورت کا یہ مقام ہے کہ کیونکہ اس پر اگلی نسل کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے اس لئے وہ خاوند کی فرمانبرداری کرے اور وہ بھی اس لئے کرے کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے تمام احکام کی فرمانبرداری کرنے والی بھی ہو۔ تمام قسم کی نیکیاں بھی بجالانے والی ہو۔ وہ توبہ و استغفار کرنے والی بھی ہو۔ اپنی گزشتہ غلطیوں سے اللہ تعالیٰ کی بخشش طلب کرنے والی بھی ہو اور آئندہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے وہ مضبوط مقام حاصل کرنے والی ہو جہاں کھڑی ہو کر وہ ہر قسم کی لغزش اور غلطی سے محفوظ رہے۔ وہ عبادت گزار بھی ہو تا کہ اپنے آپ کو بھی اللہ کی رضا حاصل کرنے والی بنا سکے اور اپنی اولاد کو بھی اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندے بنا

سکے۔ پس ایک احمدی عورت کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ وہ ان تمام خصوصیات کی حامل ہو جو ایک مومن بننے کے لئے ضروری ہیں۔

مَیں اب کچھ حدیثیں لیتا ہوں۔ گھروں کی حفاظت کے سلسلے میں مَیں بتا آیا ہوں کہ بچوں کی تربیت ہی انتہائی ضروری چیز ہے۔ آج کل کے آزاد ماحول میں یہ تربیت بھی بڑے طریقے سے کرنے کی ضرورت ہے جہاں ہر ایک آزادی کے نعرے لگا رہا ہے۔ اس لئے بچوں کی تربیت کے لئے ضروری ہے کہ ان کو دوست بنائیں اور مائیں اس میں باپوں سے زیادہ اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ ایک عمر کے بعد بچوں میں خاص طور پر لڑکوں میں اپنی عزت کا بہت خیال پیدا ہونے لگ جاتا ہے۔ یہ لڑکے کی فطرت ہے۔ اس کو ٹین ایج (Teenage) کہتے ہیں۔ لیکن آج سے 14 سو سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں ایک حدیث فرما دی تھی۔ آپؐ نے فرمایا کہ ’’اپنے بچوں سے عزت کے ساتھ پیش آؤ اور اُن کی اچھی تربیت کرو۔ (سنن ابن ماجہ۔ ابواب الأدب باب برّالوالدین)۔ تو جب عزت سے پیش آئیں گی بلکہ دونوں ماں باپ جب بچوں سے عزت کے ساتھ پیش آئیں گے تو بچوں کا آپ سے اور زیادہ قریبی تعلق پیدا ہوگا۔

بہت سے والدین کہتے ہیں کہ ہمارے بچے ایک عمر تک تو ٹھیک رہتے ہیں اس کے بعد پھر کھچنے لگ جاتے ہیں، پرے ہٹ جاتے ہیں، بات نہیں سنتے، نمازیں نہیں پڑھتے۔ تو اس کے لئے ضرورت ہے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ دوست بنائیں اور پھر دوستانہ رنگ میں تربیت کی طرف توجہ دیں۔ اگر طریقے سے لغو فلمیں ڈرامے وغیرہ دیکھنے سے روکیں گی تو رک بھی جائیں گے۔ اگر سختی کریں گے تو بگڑ جائیں گے۔ یہاں اس ماحول میں تو ٹی وی کے پروگرام اکثر ایسے ہوتے ہیں کوئی نہ کوئی بیچ میں ایسے پروگرام چلتے رہتے ہیں، دیکھنے والے یہی بتاتے ہیں کہ جو بچوں کو نہیں دیکھنے چاہئیں بلکہ کسی احمدی کو بھی نہیں دیکھنے چاہئیں نہ بڑے کو نہ بچے کو۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ’’ابرار کو اللہ تعالیٰ نے ابرار اس لئے کہا ہے کہ انہوں نے اپنے والدین اور بچوں کے ساتھ حسن سلوک کیا۔ جس طرح تم پر تمہارے والد کا حق ہے اسی طرح تم پر تمہارے بچے کا حق ہے‘‘۔

(الأدب المفرد للبخاری۔ باب بر الأب لوالدہ)

ایک احمدی ماں باپ کو ابرار ہی بننا چاہئے۔ اس میں یہ بھی سبق ہے کہ عورت خاوند کے والدین سے اور خاوند عورت کے والدین سے حسن سلوک کرے۔ دونوں کے حقوق ادا کریں۔ پھر بچوں کے حقوق ادا کریں۔ اور یاد رکھیں کہ بچے بھی آپ کے حقوق اس وقت ادا کریں گے جب آپ والدین کے حقوق ادا کرنے والی ہوں گی۔ مرد بھی، عورت بھی، اپنے والدین کے بھی اور ایک دوسرے کے والدین کے بھی حقوق ادا کرنے والے ہوں گے۔ یہ بھی ایک طرح کی خاموش تربیت ہوگی جو ماں باپ اپنے بچوں کی کرتے ہیں۔ نہیں تو بچے جو بعض دفعہ بہت حساس ہوتے ہیں، کہ نہ صرف آپ سے دور ہٹ جائیں بلکہ بعض اتنے بددل ہو جاتے ہیں کہ گھروں سے نکل جاتے ہیں۔ اور یہاں چونکہ ماحول آزاد ہے اس لئے ایک عمر کے بعد گھروں سے نکلنے میں بھی کوئی روک نہیں۔ اور پھر آہستہ آہستہ ان کا جماعت سے بھی رابطہ کٹ جاتا ہے پھر بری صحبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ تو ذرا سی بات سے اتنا اثر پڑ رہا ہوتا ہے کہ تربیت بگڑنی شروع ہو جاتی ہے اور بچہ بالکل ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ’’آدمی اپنے دوست کے زیر اثر ہوتا ہے۔ پس تم میں سے ہر ایک خیال رکھے کہ کسے دوست بنا رہا ہے‘‘۔ (سنن ترمذی ابواب الزھد۔ باب ما جاء فی اخذ المال بحقہ)

ایک تو یہ ہے کہ آپ کو ایسی سہیلیاں اور مردوں کو بھی ایسے دوست بنانے چاہئیں جن کے اپنے کردار بھی اچھے ہوں۔ جن کے گھروں میں لڑائیاں نہ ہوتی ہوں۔ کیونکہ کوئی بھی ایسی عورت جو دوسری عورت کی سہیلی بنتی ہے جس کے گھر میں لڑائی ہو رہی ہے تو وہی اثر غیر محسوس طور پر اس عورت پر بھی پڑنا شروع ہو جاتا ہے یا اس مرد پہ بھی پڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ عورتیں شکائتیں کرتی ہیں کہ مرد گھروں کو توجہ نہیں دیتے جبکہ ایک وقت تک توجہ دے رہے ہوتے تھے۔ اس میں بھی جائزہ لے لیں تو یہی نتیجہ نکلے گا کہ انہوں نے ایسے لوگوں کو دوست بنا لیا، ایسے لوگوں کی مجلسوں میں اٹھنے بیٹھنے لگ گئے، باوجود عقل ہونے کے، باوجود سمجھ ہونے کے غیر محسوس طور پر ان کے زیر اثر آ گئے اور گھر اجڑنے شروع ہو گئے۔ تو اسی طرح عورتوں کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ دوست بناتے ہوئے سوچ سمجھ کر دوست بناؤ۔ اور پھر یہ نصیحت صرف بڑوں کے لئے نہیں ہے بلکہ بچوں کے لئے بھی ہے اور ماں باپ کو بھی یہ نصیحت ہے کہ اپنے بچوں کی بھی نگرانی کریں کہ ان کے دوست کیسے ہیں۔ اس ماحول میں مغرب کے ماحول میں، آزاد ماحول میں خاص طور پر اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اگر توجہ نہ دی تو بہت ساری اس کی مثالیں ہیں کہ لڑکی یا لڑکا گھر سے چلے گئے اور پھر جماعت سے بھی کٹ گئے اپنی مرضی کی شادیاں کر لیں، پھر رونے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

پس اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ اور میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ اس طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے جیسا کہ پہلے بھی میں مختصر ذکر کر آیا ہوں کہ ٹی وی پر کیسی فلمیں دیکھی جاتی ہیں، انٹرنیٹ پر کیسی فلمیں دیکھی جاتی ہیں۔ اس طرف بھی توجہ کریں۔ اور جو بچیاں اور بچے عقل کی عمر کو پہنچ گئے ہیں یا شعور کی عمر کو پہنچ گئے ہیں ان کو بھی سوچ سمجھ کر دوست بنانے چاہئیں۔ کیونکہ اس کا بھی بڑا گہرا اثر ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک سکھ نے آ کر کہا تھا نا کہ کچھ نہ کچھ میرا مذہب سے تعلق تھا۔ دہریت کی طرف لامذہب کی طرف خدا کو نہ ماننے کی طرف میرا رجحان بڑھ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا (وہ کالج کا سٹوڈنٹ تھا) کہ تم جہاں بیٹھتے ہو، وہاں جو تمہارا ساتھی ہے، دوست ہے، اس کے ساتھ بیٹھنا چھوڑ دو، اپنی جگہ بدل لو۔ اور جب اس نے اپنی جگہ بدل لی تو کچھ عرصے کے بعد اس کے خیالات پاک ہونا شروع ہو گئے۔ ہماری بچیاں بھی شعور کی عمر کو پہنچ کے باقی لوگوں کی نسبت زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عقل رکھنے والی ہوتی ہیں۔ اسی طرح ہمارے بچے بھی وہ خود اس طرف توجہ دیں اور ماں باپ بھی اس طرف توجہ دیں کہ دوست بنائیں، سوچ سمجھ کے بنائیں، اللہ کے رسول کا یہی حکم ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت ایوب اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے‘‘۔ (سنن ترمذی ابواب البر والصلۃ۔ باب فی ادب الولد)

جیسا کہ حدیث سے ظاہر ہے کہ یہاں باپ کا ذکر ہے لیکن ماں کا بھی اتنا ہی فرض ہے، اس کا بھی اس میں بہت بڑا رول ہوتا ہے جیسا کہ آپ سن چکے ہیں۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ عورت اپنے گھر کی نگران ہوتی ہے۔ مرد نگران کا فرض ہے کہ تربیت کی طرف بھی توجہ دے۔ ہر بات کا خیال رکھے۔ نگران کو تو ہر بات کا علم ہونا چاہئے اور بڑی باریکی میں جا کر علم ہونا چاہئے۔ لیکن یہاں بھی میں کہوں گا کہ تربیت کرتے وقت سختی نہیں کرنی، پیار سے سمجھائیں۔ بچپن سے اگر تربیت کر رہی ہوں گی نمازوں کی عادت ڈال رہی ہوں گی، جماعت سے منسلک رکھ رہی ہوں گی، جماعت سے ایک تعلق ہوگا، مشن ہاؤس میں مسجد میں آنا جانا ہوگا تو بچوں کو بچپن سے ہی عادت پڑ جائے گی اور آپ کو زیادہ تردد نہیں کرنا پڑے گا۔ اور پھر جب دعائیں بھی کر رہی ہوں گی تو اللہ تعالیٰ پھر اس میں برکت بھی ڈال دیتا ہے۔

پھر ایک روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ’’اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو پھر دس سال کی عمر تک انہیں اس پر سختی سے کاربند کرو نیز ان کے بستر الگ الگ بچھاؤ‘‘۔

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الصلوۃ۔ باب متی یؤ مر الغلام بالصلوۃ)

تو سختی یہ نہیں کہ نماز کی وجہ سے مارنا ہی شروع کر دو۔ اس سے بچہ متنفر ہو جائے گا۔ ایک دفعہ کہا ہے، دو دفعہ کہا ہے، تین دفعہ کہا ہے۔ جب تک مستقل نماز نہیں پڑھتا مسلسل اسے کہتے چلے جانا ہے۔ جس طرح کہ مَیں نے پہلے کہا کہ ماں باپ دوستانہ ماحول میں بچے کے ساتھ رہ رہے ہوں گے تو آپ کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر بھی بچہ سمجھے گا کہ اب ماں باپ میرے سے ناراض ہیں۔ وہی اس کی تربیت کے لئے ضروری ہو گا۔ پھر مستقل مزاجی سے جب وہ کہتے چلے جائیں گے کہ نمازیں پڑھنی ہیں۔ نمازوں کی طرف توجہ کرو تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچے توجہ دیتے ہیں۔ اسی طرح پیار سے، محبت سے، اللہ اور اس کے رسول کی محبت بچوں کے دلوں میں پیدا کریں تو بچوں کے دلوں میں ایک دفعہ دین کے لئے جو محبت پیدا ہو جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو اس محبت سے کوئی نکال نہیں سکتا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ زیادہ سختی کرنا اور بچوں کو مارنا یہ بھی ایک طرح کا شرک ہے۔ اس لئے پیار سے سمجھائیں، محبت سے سمجھائیں اور مستقل مزاجی سے سمجھاتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ آپ سب خود بھی عبادت گزار ہوں، اپنے خاوندوں کی فرمانبردار ہوں، ان کے گھروں کی حفاظت کرنے والی ہوں، اپنی اولادوں کو دین پر قائم کرنے والی ہوں، اپنے مقام کو سمجھنے والی ہوں اور حقیقی مومن ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ مَیں چند اقتباسات پیش کرتا ہوں:

’’تقویٰ اختیار کرو۔ دنیا سے اور اس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ۔ قومی فخر مت کرو‘‘۔ کسی عورت کو یہ فخر نہیں ہونا چاہئے کہ مَیں فلاں قوم سے ہوں یا فلاں سے ہوں۔ بعض لوگوں کو ذات کا فخر ہوتا ہے کہ سید ہوں، مغل ہوں، فلاں ہوں۔ ’’کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی مت کرو۔ خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو جو ان کی حیثیت سے باہر ہیں‘‘۔ یعنی خاوندوں سے اگر مانگنا ہے کوئی ڈیمانڈ پیش کرنی ہے تو اتنی کریں جتنی کہ ان کی حیثیت ہو۔ یہ نہ ہو کہ ان بیچاروں کو مقروض کر دیں۔ بعض خاوند بھی کنجوس ہوتے ہیں۔ یہ بھی مجھے پتہ ہے۔ ’’کوشش کرو کہ تا تم معصوم اور پاکدامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو۔ خدا کے فرائض نماز، زکوٰۃ وغیرہ میں سستی مت کرو‘‘۔ اب زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ اکثر عورتوں پر فرض ہے۔ یہاں آنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ساروں کے حالات ٹھیک ہوتے ہیں، پہلے بھی کہہ چکا ہوں اکثر کے پاس زیور ہیں۔ ملاقات میں بھی ملنے آتی ہیں تو مَیں نے دیکھا ہے کہ کافی موٹے موٹے کڑے سونے کے پہنے ہوتے ہیں۔ ان پر بہرحال زکوٰۃ فرض ہے۔ سال کے بعد زکوٰۃ دینی چاہئے۔ کنجوسی نہ کریں۔

فرمایا کہ: ’’اپنے خاوندوں کی دل و جان سے مطیع رہو۔ بہت سا حصہ ان کی عزت کا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ سو تم اپنی اس ذمہ داری کو ایسی ہی عمدگی سے ادا کرو کہ خدا کے نزدیک صالحات قانتات میں گنی جاؤ۔ اسراف نہ کرو‘‘۔ یعنی فضول خرچی نہ کرو۔ ’’اور خاوندوں کے مالوں کو بے جا طور پر خرچ نہ کرو۔ خیانت نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ گلہ نہ کرو۔ ایک عورت دوسری عورت یا مرد پر بہتان نہ لگاوے‘‘۔ الزام تراشیاں نہ کرو۔

(کشتیٔ نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 80-81)

پھر آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ:

’’اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے بڑھ کر کوئی نہیں ہو سکتا مگر تاہم آپ کی بیویاں سب کام کر لیا کرتی تھیں‘‘۔ ہمارے یہاں تو خیر مجبوری ہے۔ سارے کام کرنے پڑتے ہیں۔ بعض دفعہ جب آپ یہیں سے پاکستان جاتی ہیں تو وہاں جا کر اپنے ہاتھ سے کام والی نوکر رکھ کر کام کروانے کی کوشش کرتی ہیں۔ ’’جھاڑو بھی دے لیا کرتی تھیں اور ساتھ اس کے عبادت بھی کرتی تھیں۔ چنانچہ ایک بیوی نے اپنی عبادت کے واسطے ایک رسہ لٹکا رکھا تھا کہ عبادت میں اونگھ نہ آئے‘‘۔ یعنی اتنی عبادت کیا کرتی تھیں کہ رسہ

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

جس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر ہے وہی مسجد ایسی ہے جو خدائے واحد کی عبادت کرنے والوں کی مسجد کہلاتی ہے۔

جہاں ہر احمدی کو اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کی کوشش میں ترقی کرنی ہوگی وہاں معاشرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دینی ہوگی تبھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم تقویٰ پر قدم مارنے والے ہیں اور ہماری مساجد کی بنیادیں تقویٰ پر اٹھائی جانے والی ہیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 17/جون2005ء بمطابق17/احسان-1384ہجری شمسی بمقام کیلگری،(کینیڈا)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ -

﴿وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا﴾ (سورة الجن آیت نمبر:19)

اس آیت کا ترجمہ ہے یقیناً مسجدیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔پس اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔یہ ہے وہ تعلیم جس پر عمل کرتے ہوئے جماعت احمدیہ اپنی مساجد کی تعمیر کرتی ہے اور اس میں عبادت کے لئے جاتی ہے۔ہماری مساجد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا ایک نشان ہوتی ہیں۔اور ہونی چاہئیں اور اسی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے ایک لمبے عرصے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل آپ کو،کیلگری جماعت کو،اپنی مسجد بنانے کی اللہ توفیق عطا فرما رہا ہے۔انشاء اللہ کل بنیاد رکھی جائے گی۔اللہ کرے کہ آپ کو اس مسجد کی جلد سے جلد تکمیل کی بھی توفیق عطا ہو۔اور اللہ کرے جن لوگوں نے اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے کے لئے وعدے کئے ہوئے ہیں وہ جلد ان وعدوں کو پورا کرسکیں اور جنہوں نے حصہ نہیں لیا وہ جلد اس میں حصہ لینے کی توفیق پائیں۔اللہ کرے کہ اس مسجد کی تعمیر ان تمام دعاؤں سے حصہ لینے والی ہو اور اس کی تعمیر میں حصہ لینے والے اور اس میں نمازیں پڑھنے والے بھی ان تمام دعاؤں کے وارث ہوں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھاتے ہوئے کی تھیں۔آپ کی اولاد در اولاد اور آپ کی آئندہ نسلیں بھی تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اس مسجد میں آنے والی ہوں اور آپ کی یہ مسجد بھی اپنے آقا اور مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں بنائی جانے والی مسجد میں شمار ہو جس کی بنیادیں تقویٰ پر اٹھائی گئی تھیں۔وہ ایسی بابرکت مسجد ہے کہ اس کی بنیادیں تقویٰ پر اٹھائے جانے کی گواہی خدا تعالیٰ نے دی ہے۔جیسا کہ فرمایا ﴿لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ﴾ (سورة التوبہ:۱۰۸) یعنی وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔وہ مسجد ایسی تھی کہ جس کی دیواریں کچی تھیں جس کی چھت کھجور کی خشک ٹہنیوں سے ڈالی گئی تھی اور جس کے فرش پر بارش کے موسم میں چھت ٹپک کر کیچڑ ہو جایا کرتا تھا۔اور جب اس میں نمازیں پڑھنے والے تقویٰ شعار لوگ نمازیں پڑھا کرتے تھے تو ان کے ماتھوں پر کیچڑ لگ جایا کرتا تھا۔لیکن وہ کیچڑ بھی ان کے تقویٰ پر ایک مہر ہوتا تھا۔اس مسجد میں اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے والے اور اللہ کی مخلوق کے حق ادا کرنے والے بیٹھ کر درس دیا کرتے تھے،درس سنا کرتے تھے۔اور وہاں پر آنے والے نیک اور پاکباز لوگ وہ لوگ تھے جو اپنی نیکی اور تقویٰ کو بڑھانے کے لئے آتے تھے اور اس مقصد کے لئے بے چین رہتے تھے اور ان کی اسی ادا کو خدا تعالیٰ بھی پسند کرتا اور ان سے محبت کرتا تھا۔کیونکہ وہ بے چین ہوتے تھے خدا کی عبادت کرنے کے لئے،کیونکہ وہ بے چین ہوتے تھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سننے کے لئے جو کہ خدا تعالیٰ کا محبوب ترین نبی تھا۔ان پاکباز لوگوں کی پاکیزگی کی گواہی خدا تعالیٰ نے یوں دی ہے۔فرمایا ﴿فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ (سورة التوبہ:۱۰۸) یعنی اس میں آنے والے ایسے لوگ ہیں جو خواہش رکھتے ہیں کہ بالکل پاک ہو جائیں اور اللہ پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔پس اگر ہم نے مسجدیں بنانی ہیں اور یقیناً بنانی ہیں اور اگر ہم نے ان مسجدوں کو آباد کرنا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یقیناً کرنا ہے تو پھر ہماری مسجدیں بھی اس مسجد کی تتبع میں بنائی جانی چاہئیں اور بنائی جاتی ہیں جس کی بنیادیں تقویٰ پر تھیں۔اور جس میں آنے والوں،عبادت کرنے والوں اور بیٹھنے والوں کا محور خدائے واحد تھا اور وہ لوگ خدائے واحد کے علاوہ کسی کو نہیں پکارتے تھے۔مخفی شرکوں کو بھی انہوں نے اپنے سے کوسوں دور بھگا دیا تھا۔وہ خدا تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کرنے کے لئے بے چین اور بے قرار ہوتے تھے تبھی تو خدا تعالیٰ نے ان کے تقویٰ اور پاکیزگی کی گواہی دی ہے اور ان سے محبت کا اظہار کیا ہے۔لیکن کیا خدا تعالیٰ کے یہ پیار کے اظہار انہیں لوگوں پر ختم ہو گئے ہیں؟ کیا خدا تعالیٰ کے خزانے محدود تھے کہ پہلوں پر آ کر ختم ہو گئے؟ نہیں،بلکہ خدا تعالیٰ کے خزانے تو لامحدود ہیں۔پس جب اس کے خزانے لامحدود ہیں تو پھر آج بھی وہ انہیں تقسیم کرسکتا ہے اور کرتا ہے بشرطیکہ بندہ بھی ان شرائط پر عمل کرے،ان حکموں پر عمل کرے جن کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔خدائے واحد کو پکارے،ان مسجدوں کو اس کی عبادت کے لئے خالص کرے اور آباد کرے،اپنے اندر سے مخفی شرکوں کو ختم کرے۔خدا تعالیٰ تو اپنے بندے کو دینے کے لئے بے چین رہتا ہے۔یہ بندہ ہی ہے جو اس سے منہ موڑتا ہے۔اللہ تعالیٰ تو اپنی طرف آنے والے بندوں کو دیکھ کر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنی کہ ایک ماں اپنے گمشدہ بچے کے مل جانے پر خوش ہوتی ہے اور پھر اسے اپنے سینے سے لگاتی ہے۔

آج ہم احمدی جنہوں نے زمانے کے امام کو مانا ہے اور اس کے سلسلہ بیعت میں شامل ہوئے ہیں اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ ہمیں زمانے کے امام کو مان کر اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے پر پہلوں سے ملنے کی ضمانت دی گئی ہے۔پس ان آخرین میں شامل ہونے کا فیض آپ تبھی اٹھا سکتے ہیں جب خدائے واحد کو پکارنے والے اور اس کے آگے جھکنے والے بھی ہوں گے۔اور تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اپنی زندگیوں کو بسر کرنے والے بھی ہوں گے اور حقوق العباد ادا کرنے والے بھی ہوں گے۔آپ کی مساجد اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کا درس دینے والی ہوں گی اور یہاں آنے والوں کی بے چین دل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کی تڑپ بھی ہوگی۔اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اللہ کا خالص بندہ بننے اور تقویٰ پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس نیت کے ساتھ مسجد بنانے والے ہوں کہ اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنی ہے تا کہ اس ارشاد سے بھی حصہ لیں جس کا حدیث میں بھی ذکر آتا ہے۔

محمود بن لبید روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں مسجد نبوی کی تعمیر نو اور توسیع کا ارادہ فرمایا تو کچھ لوگوں نے اسے ناپسند کیا۔ وہ یہ چاہتے تھے کہ اس مسجد کو اس کی اصل حالت میں ہی رہنے دیا جائے۔ یہ سن کر آپ (حضرت عثمانؓ) نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مَنْ بَنیٰ مَسْجِدًا لِلّٰہِ بَنَی اللّٰہُ لَہُ فِی الْجَنَّةِ مِثْلَہُ۔ کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ویسا ہی گھر بنائے گا۔

(مسلم کتاب المساجد باب فضل بناء المساجد و الحث علیھا)

پس ہر احمدی کو یہ مقصد سامنے رکھنا چاہئے۔ جب مسجد کی بنیادیں اٹھائی جا رہی ہوں تو یہ ذہن میں ہو کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے۔ جب یہ نیت ہوگی تو یہ نیت تقویٰ پر قائم دل کی ہی ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے جب آپ مالی قربانی کر رہے ہوں گے تو آپ کے دل اللہ کے خوف سے بھرے ہوں گے اور مسجد کی تعمیر میں حصہ اس لئے نہیں لے رہے ہوں گے کہ فلاں نے اتنا چندہ دے دیا ہے تو میں بھی اتنا دوں۔ یہ مقابلہ اس لئے نہیں ہو رہا ہو گا کہ دوسرے کو نیچا دکھانا ہے۔ ہاں اگر مقابلہ کرنا ہے تو اس نیت سے ہو گا کہ نیکیوں میں سبقت لے جانی ہے، نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا ہے۔ نیکیوں میں آگے بڑھنے کے وہ نمونے قائم کرنے ہیں جو پہلوں نے کئے تھے تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں، نہ کہ اس لئے کہ منفی مقابلہ ہو۔ تو یہ منفی مقابلے تو تقویٰ پر بنیاد نہیں ہو سکتے۔ اس لئے جب خدائے واحد کا گھر بنانا ہے تو تقویٰ پر بنیاد رکھنی ہے، قربانیاں کرنی ہیں، تقویٰ پر قائم ہو کر کرنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر اور احسان ہے کہ اس نے جماعت کو ایسے دل دیئے ہوئے ہیں جو تقویٰ پر قائم ہیں اور اس روح کے ساتھ مالی قربانی کرنے والے ہیں کہ خدا کی رضا حاصل کرنی ہے۔ کئی لوگ ملاقاتوں کے درمیان رو رو کر دعا کے لئے کہتے ہیں کہ ہمارا مسجد کے لئے اتنا وعدہ ہے، اللہ تعالیٰ جلد ادا کرنے کی توفیق دے۔ بلکہ یہ لوگ اظہار کرتے ہیں کہ جو جماعت نے ہم سے توقع کی ہے ہمیں اس سے زیادہ بڑھ کر ادا کرنے کی توفیق دے۔ تو یہ لوگ جو روتے ہوئے اپنے وعدے پورے کرنے کی فکر کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں ان کو ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ یہ دل دنیا کے دکھاوے کے لئے قربانیاں دینے والے دل ہیں۔ نہیں، بلکہ یہ لوگ وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ قربانیاں کر رہے ہیں اور جب تک اس سوچ کے ساتھ قربانیاں دیتے رہیں گے اس وقت تک آپ اور آپ کی نسلیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث ٹھہرتی رہیں گی انشاء اللہ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق اللہ تعالیٰ اس کی رضا حاصل کرنے اور تقویٰ پر قائم رہنے والوں سے محبت کرتا ہے اور ان کے لئے جنت میں گھر تعمیر کرتا ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس بات اور عمل سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ مسجدیں عمدہ اور مضبوط بنانا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منشاء کے مطابق ہے۔ شروع میں حالات ایسے نہیں تھے کہ زیادہ مضبوط اور پکی مسجدیں بنائی جائیں۔ لیکن جب حالات بہتر ہوئے تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی توسیع بھی کی اور اسے مضبوط بھی بنایا۔ لیکن بنیادی چیز تقویٰ ہے جسے ہمیشہ ہر احمدی کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ یہ جو مسجد نبویؐ کی توسیع کی گئی تھی وہ بھی خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کی گئی تھی اور تقویٰ کی بنیاد پر تھی۔

پس ہر احمدی ہمیشہ یہ بات ذہن نشین رکھے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرتے رہیں گے تو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے اور یوں جنت کے وارث بھی بنتے رہیں گے۔ یہ جنت اس دنیا میں بھی ملے گی اور اگلے جہان میں بھی۔ ایک تو جیسا کہ حدیث میں بیان ہوا ہے مسجد کی تعمیر اللہ کی رضا کی خاطر ہو، دوسرے ان مسجدوں میں اللہ کی عبادت اور اس کا ذکر ہوتا رہے جس کا ایک حدیث میں یوں ذکر آتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرا کرو تو وہاں کچھ کھا پی لیا کرو۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ جنت کے باغ کیا ہیں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مساجد جنت کے باغ ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ان سے کھانے پینے سے کیا مراد ہے؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ پڑھنا“۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب حدیث فی اَسْمَآء اللہ الحسنیٰ مع ذکرھا تماماً)

الحمدللہ کہ آج (یا کل انشاء اللہ تعالیٰ کہہ لیں، ویسے بھی جب ارادہ ہو جائے تب سے کام تو شروع ہو جاتا ہے) آپ بھی ان خوش قسمت لوگوں میں شامل ہو رہے ہیں جو جنت کا باغ لگانے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ جلد سے جلد اس کی تکمیل کر سکیں اور یہ جنت کا باغ اپنی تمام تر رونقوں اور پھلوں کے ساتھ جہاں آپ کو فائدہ دے رہا ہو وہاں دنیا کو بھی نظر آئے۔ شروع میں مَیں نے عرض کیا تھا کہ جس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر ہے وہی مسجد ایسی ہے جو خدائے واحد کی عبادت کرنے والوں کی مسجد کہلاتی ہے۔ تقویٰ کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی محبت دلوں میں رکھتے ہوئے اس کے احکامات پر عمل کرنا۔ اس کے احکامات میں اس کی عبادتوں کا بھی حکم ہے۔ اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کا بھی حکم ہے۔ پس ہماری عبادتیں بھی اس وقت تک خالص نہیں ہو سکتیں اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا ہماری قربانیاں بھی اس وقت تک قبولیت کا درجہ نہیں پا سکتیں جب تک ہم اللہ کی مخلوق کے حق ادا کرنے والے بھی نہ ہوں گے۔ رشتوں کے حقوق ادا کرنے والے بھی نہیں ہوں گے۔ ہمسایوں کے حقوق ادا کرنے والے بھی نہ ہوں گے اور جب تک ہم اس سوچ میں اپنی زندگی گزارنے والے نہ ہوں گے کہ معاشرے کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں۔

پس جہاں ہر احمدی کو اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کی کوشش میں ترقی کرنی ہوگی وہاں معاشرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دینی ہوگی۔ تبھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم تقویٰ پر قدم مارنے والے ہیں اور ہماری مساجد کی بنیادیں تقویٰ پر اٹھائی جانے والی ہیں۔ اور ہمارے میناروں سے خدائے واحد کے حکم کے مطابق محبت کے نعرے بلند ہوتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

”قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے۔ اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔ اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے۔ اور ہر ایک قسم کے فتنے سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے“۔ ایک مضبوط قلعہ ہے ہر فتنے سے بچنے کے لئے۔ ”ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں“۔

(ایام الصلح ۔روحانی خزائن جلد نمبر 4 صفحہ 342)

تو یہ ہے ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا، کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت

سیٹلائٹ

www.Budget-Hardware.de
Web Designing
Callshop اور Internet Cafe's
نیز کمپیوٹر کا ہر قسم کا سامان ارزاں نرخوں پر دستیاب ہے
+49 179 9702505 +49 611 58027984
info@budget-hardware.de www.budget-hardware.de

بخشتی ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس سے محبت کا معیار اس قدر ہوگا کہ ذرا سی بھی جو بات اس کے احکامات کے خلاف ہے وہ دل میں خوف پیدا کر دے تو تبھی دل برائیوں کے خلاف سخت ہوتا جائے گا اور اس سے بیزاری کا اظہار ہوگا ،تقویٰ پر قدم مارنے کی توفیق ملے گی اور چھوٹی چھوٹی نیکیاں بجالانے کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ کسی کو نقصان پہنچانے کا، کسی کو نیچا دکھانے کا، کسی کے خلاف چغلی کرنے کا، جھوٹی افواہیں پھیلانے کا کبھی دل میں خیال نہیں آئے گا۔

اس لئے آپؑ نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ:

’’تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔ عُجب، خود پسندی‘‘ یعنی تکبر، اپنے آپ کو بڑا ظاہر کرنا’’مال حرام سے پرہیز‘‘ ان چیزوں سے پرہیز، یہ تین چیزیں یعنی تکبر سے بچے، خود پسندی سے بچے، حرام کا مال کھانے سے بچے۔’’اور بد اخلاق سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔‘‘(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 50۔جدید ایڈیشن) یہ چیزیں ہیں جن سے بچتے رہو گے تو یہ تقویٰ ہے۔ تو دیکھیں جب انسان ایسی چیزوں سے بچ رہا ہوگا تو وہ یقیناً خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا ہوگا۔ اور یہ تقویٰ ہی اس کے لئے تعویذ بن جائے گا۔ بعض لوگ آتے ہیں کہ ہمیں کوئی خاص دعا بتائیں یا کوئی وظیفہ بتائیں جس سے ہماری مشکلات دور ہو جائیں۔ یہ باتیں بعض احمدیوں میں صرف اس لئے رائج ہیں کہ وہ بھی اس معاشرے کا حصہ ہیں اور پوری طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو تعلیم ہے اس کا علم نہ ہونے کی وجہ سے یا توجہ نہ دینے کی وجہ سے بعضوں میں فہم اور ادراک نہیں رہتا۔ یا بعض نئے احمدی ہوئے ہوتے ہیں ان میں بھی یہ باتیں ہوتی ہیں۔ اس معاشرے کے زیر اثر آ جاتے ہیں، ورنہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد صحیح طور پر اس تعلیم پر عمل کرنے والے بن جائیں تو یہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی جو ادائیگی ہے وہی ان کے لئے تعویذ کا کام دے گی۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جو بظاہر کہنے میں بہت چھوٹی ہے، جب حقوق اللہ ادا کرنے کی کوشش کریں اور باریکی میں جا کر حقوق العباد ادا کرنے کی کوشش کریں، اپنے نفس کا جائزہ لیتے رہیں تو تب پتہ لگے گا کہ یہ چھوٹی باتیں نہیں، بہت بڑی باتیں ہیں۔ عبادتوں کا حق ادا کرنے کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی نظر حاصل کرنے والے ہو جائیں گے۔ اور بندوں کے حق ادا کرنے کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے والے ہو جائیں گے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل ہو جائے تو پھر وہ کون سی چیز رہ جاتی ہے جس کا انہیں ورد کرنے کی ضرورت ہو۔ وہ کون سا تعویذ ہے پھر جس کی انہیں ضرورت ہو۔ پس اعلیٰ اخلاق کے نمونے دکھائیں اپنی عبادتوں کے معیار بڑھائیں۔ اور جب یہ حاصل کر لیں گے تو اللہ کے پیاروں میں شمار ہوں گے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کے پیاروں میں شمار ہوں گے تو اس کے فضلوں سے حصہ پانے والے ہوں گے اور وہ اپنی قدرت کے نظارے دکھائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔’’مبارک وہ ہے جو کامیابی اور خوشی کے وقت تقویٰ اختیار کرے‘‘۔(ملفوظات جلد نمبر 1صفحہ 99۔جدید ایڈیشن)

پس جب بھی اللہ تعالیٰ آپ پر فضل فرمائے پہلے سے بڑھ کر اس کے حضور جھکنے والے بن جائیں۔ اس کے حکموں پر عمل کرنے والے بن جائیں۔ کامیابیاں آپ کو برائیوں کی طرف لے جانے والی نہ ہوں بلکہ تقویٰ میں بڑھانے والی ہوں۔ مالی کشائش اور آسودگی آپ کو تقویٰ میں بڑھانے والی بن جائے۔ آج کل دنیا کی ہوا و ہوس نے انسان کو اندھا کر دیا ہے۔ نیکی اور بدی کی کوئی تمیز نہیں رہی۔ ہمارے ملکوں میں چھپ کے برائیاں ہوتی ہیں، یہاں ظاہراً بھی ہو جاتی ہیں۔ لیکن ہر جگہ ایک ہی حال ہے۔ ان حالات میں ایک احمدی کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔ اسی سورۃ میں، سورۃ جمعہ میں، جس کی ایک آیت کے کچھ حصے مَیں نے Quote کئے ہیں۔ جہاں آخرین والا حصہ Quote کیا تھا۔ اس میں آخرین سے پہلوں کے ساتھ ملنے کا ذکر ہے۔ اور یہ بھی ذکر ہے کہ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو وقت کے نبی کو لہو و لعب کی خاطر اکیلا چھوڑ دیں گے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل نہیں کریں گے اور آپؐ کی پیشگوئی کے مطابق آنے والے مسیح و مہدی کو نہیں مانیں گے۔ لیکن ہم جو احمدی ہیں ہم نے تو مسیح و مہدی کو مان لیا ہے، اس کے سلسلہ بیعت میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس لئے اب بڑی فکر کے ساتھ اس دنیا کی چکا چوند سے بچتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کرتے ہوئے اس تعلیم پر مکمل طور پر عمل پیرا ہوں جو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں دی ہے تاکہ اس فیض سے حصہ پانے والے ہوں جو آپ کی ذات سے وابستہ ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات سے وابستہ ہے۔ ورنہ مسجدیں تو اور بھی بنتی ہیں۔ بظاہر نیکیاں اور جگہ بھی ہو رہی ہوتی ہیں جن میں تقویٰ کی باتیں نہیں ہوتیں۔ بعض مساجد میں اللہ تعالیٰ کے حکموں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے احکام سے نفی کی تعلیم دی جا رہی ہوتی ہے۔ پاکستان وغیرہ میں اکثر دیکھیں گے آپ کو ایسا نظر آئے گا۔ اور یہ سب کچھ بھی خدا کے نام پر ہو رہا ہوتا ہے۔ عمارتوں کے لحاظ سے بھی جو یہ دوسرے مسجدیں بناتے ہیں، بہت اعلیٰ پائے کی بھی ہوتی ہیں۔ لیکن وقت کے امام کی نافرمانی کی وجہ سے وہ تقویٰ سے عاری ہوتی ہیں۔ اگر غور کریں تو دل میں خوف پیدا ہوتا ہے کہ کہیں ہم بھی اس رَو میں نہ بہہ جائیں۔ لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین اور ایمان ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ اپنے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں عبادت کرنے والے، مخلوق کے حق ادا کرنے والے اور تقویٰ پر قائم رہنے والے اور خلافت سے تعلق اور محبت رکھنے والے، اور اس کے لئے قربانی دینے والے انشاء اللہ تعالیٰ پیدا کرتا رہے گا جو ان چیزوں سے چمٹے رہیں گے اور کبھی وقت کے امام کو اکیلا نہیں چھوڑیں گے۔ اگر کوئی بدقسمت ایمان کی حالت کے بعد جہالت کی حالت کی طرف لوٹ جاتا ہے تو وہ اپنی بدقسمتی کو آواز دے رہا ہوگا۔

پس میں پھر آپ سے یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ آپ پر فضل فرمائے ہیں ان کا اظہار نیک اعمال کی صورت میں کریں۔ بعض دفعہ آسودگیاں برائیوں کی طرف لے جاتی ہیں۔ ان سے بچیں اور تقویٰ پر قائم ہوں۔ ان کے اظہار اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے کی صورت میں کریں۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی صورت میں کریں۔ اپنی گزشتہ حالت پر بھی نظر رکھیں اور اپنے موجودہ حالات کو بھی دیکھیں۔ بہت سے ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ان ملکوں میں لا کر مالی لحاظ سے پہلی حالت سے سینکڑوں گنا بڑھا دیا ہے، بہتر حالت میں کر دیا ہے۔ یہ اپنے جائزے آپ کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے اور اس کا شکر ادا کرنے والے بنائیں گے۔ جب آپ اپنا اس نظر سے جائزہ لے رہے ہوں گے اور جب آپ شکر کریں گے، تقویٰ پر قدم مارنے والے ہوں گے تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق اپنے فضلوں کی بارش کو مزید بڑھاتا چلا جائے گا۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔ ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ﴾ کہ اے لوگو! اگر تم شکر گزار بنے تو تمہیں اور بھی زیادہ دوں گا۔ پس جب تقویٰ پر چلتے ہوئے آپ اس شکر گزاری کے مضمون کو بھی ذہن میں رکھیں گے اور یہ شکر گزاری کے اظہار آپ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرتے ہوئے بھی کر رہے ہوں گے اور بندوں کے حقوق ادا کرتے ہوئے بھی کر رہے ہوں گے، مسجد کی تعمیر میں اور دوسری مالی قربانیوں میں جب اللہ تعالیٰ کے اپنے پر فضلوں کا اظہار کر رہے ہوں گے اس کے حضور جھکتے ہوئے یہ عرض کرتے ہوئے اپنی قربانیاں پیش کر رہے ہوں گے کہ اے خدا! تو ہی ہے جس کے آگے ہم جھکتے ہیں اور تو ہی ہے جس نے ہمیں اپنی پہلی حالت سے بہتر حالت میں کر دیا ہے۔ جو قربانیاں ہم پیش کرتے ہیں تیرے فضلوں کے مقابلے میں بہت حقیر ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ پہلے سے بہت بڑھ کر آپ پر انشاء اللہ فضل فرمائے گا۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا، بہت سے ایسے ہیں جو اس اظہار کے ساتھ قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ جو نہیں کرتے ان سے بھی میں کہتا ہوں کہ یہ نسخہ آزمائیں۔ تقویٰ پر قدم ماریں عبادتوں کے حق ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر اپنے پر اس کے فضلوں کے حساب سے کریں۔ پھر اس کے فضلوں کو مزید اپنے پر برستا دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے شکر اور تقویٰ کے معیار کو بڑھاتا چلا جائے۔

یہ مسجد جو آپ بنا رہے ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے کا باعث بنے گی۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

Fozman Foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 8553-3611

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ اگر جماعت کو بڑھانا ہے تو جس جگہ بڑھانا چاہتے ہو اس شہر یا قصبہ میں مسجد بنا دو۔ تو یہ مسجد تو انشاء اللہ لوگوں کی توجہ اور دلچسپی کا باعث بنے گی لیکن یہ دلچسپی، لوگوں کی توجہ آپ کی طرف، احمدیت کی طرف اور اسلام کی طرف تبھی ہوگی جب آپ اپنے اندر بھی پاک تبدیلیاں پیدا کریں گے، آپ کے قول و فعل ایک دوسرے سے ٹکراتے نہ ہوں گے۔ جیسا کہ میں بڑی تفصیل سے پہلے کہہ آیا ہوں کہ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں۔ حقوق العباد کے معیار بلند کریں۔ یہ چیزیں جہاں آپ پر اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر ڈال رہی ہوں گی وہاں اس علاقے میں احمدیت کا پیغام بھی پہنچانے کا باعث بن رہی ہوں گی۔ پس اس نیت سے بھی اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں۔ جو مالی قربانی میں زیادہ بڑھ نہیں سکتے وہ اپنے نفس کی اصلاح میں تو بڑھ سکتے ہیں۔ وہ اپنی عبادتوں کے معیار میں تو بڑھ سکتے ہیں۔ وہ علاقے میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کی کوشش میں تو بڑھ سکتے ہیں۔ شہر میں اگر کوئی زیادہ مذہب کی طرف توجہ نہیں دیتا تو اردگرد کے علاقوں میں نکل جائیں۔ علاقے کے لوگ بڑے دوست دار ہیں، ملنے جلنے والے ہیں۔ ہر طبقے کے احمدی بوڑھا، بچہ، جوان، عورتیں اگر سنجیدگی سے اس طرف توجہ کریں تو جماعت کا کافی تعارف ہو سکتا ہے۔ اور یہ تعارف ہی بعض نیک روحوں کو جماعت کی طرف لے آنے کا باعث بنے گا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ان علاقوں میں یہاں بھی اور وینکوور میں بھی اور جگہ بھی جہاں مساجد بن رہی ہیں علاقے میں آپ کے تعارف، احمدیت اور اسلام کے نفوذ کا باعث بنیں گے۔ خدا کے نبی کے منہ سے نکلی ہوئی بات ہے کہ مسجدیں بناؤ اور جماعتیں بڑھاؤ۔ تو وہ تو انشاء اللہ پوری ہوگی۔ بشرطیکہ ہم ایک توجہ کے ساتھ، ایک لگن کے ساتھ کوشش کریں۔ لیکن بنیادی بات یاد رکھیں جس پہ ساری بنیاد ہے کہ تقویٰ کو قائم کریں اور تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے تمام عملوں کو ڈھالیں۔ اللہ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے۔ اگر کسی کی زندگی بیعت کے بعد بھی اسی طرح کی ناپاک اور گندی زندگی ہے جیسا کہ بیعت سے پہلے تھی اور جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے۔ اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔ برے نمونے سے اوروں کو نفرت ہوتی ہے۔ اور اچھے نمونے سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کے ہمارے پاس خط آتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ میں اگرچہ آپ کی جماعت میں ابھی داخل نہیں۔ مگر آپ کی جماعت کے بعض لوگوں کے حالات سے البتہ اندازہ لگاتا ہوں کہ اس جماعت کی تعلیم ضرور نیکی پر مشتمل ہے۔ ﴿اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ﴾''۔ یعنی یاد رکھ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جنہوں نے تقویٰ کا طریق اختیار کیا ہوا ہو اور جو نیکوکار ہوں۔

فرمایا کہ'' خدا تعالیٰ بھی انسان کے اعمال کا روزنامچہ بناتا ہے۔ پس انسان کو بھی اپنے حالات کا ایک روزنامچہ تیار کرنا چاہئے اور اس میں غور کرنا چاہئے کہ نیکی میں کہاں تک آگے قدم رکھا ہے۔ انسان کا آج اور کل برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ جس کا آج اور کل اس لحاظ سے کہ نیکی میں کیا ترقی کی ہے برابر ہو گیا وہ گھاٹے میں ہے۔ انسان اگر خدا کو ماننے والا اور اسی پر کامل ایمان رکھنے والا ہو تو کبھی ضائع نہیں کیا جاتا۔ بلکہ اس ایک کی خاطر لاکھوں جانیں بچائی جاتی ہیں۔ ایک شخص جو اولیاء اللہ میں سے تھے ان کا ذکر ہے کہ وہ جہاز میں سوار تھے، سمندر میں طوفان آ گیا قریب تھا کہ جہاز غرق ہو جاتا۔ اس کی دعا سے بچا لیا گیا۔ اور دعا کے وقت اس کو الہام ہوا کہ تیری خاطر ہم نے سب کو بچا لیا۔ مگر یہ باتیں نرا زبانی جمع خرچ کرنے سے حاصل نہیں ہوتیں۔ دیکھو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ نے ایک وعدہ دیا ہے۔ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ مگر دیکھو ان میں غافل عورتیں بھی ہیں، مختلف طبائع اور حالات کے انسان ہیں۔ خدانخواستہ اگر ان میں سے کوئی طاعون سے مر جاوے یا جیسا کہ بعض آدمی ہماری جماعت میں طاعون سے فوت ہو گئے ہیں تو ان دشمنوں کو ایک اعتراض کا موقع ہاتھ آ گیا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ﴾''۔ یعنی جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے مخلوط نہیں کیا، ظلم سے ملا نہیں دیا۔ ایمان لانے کے بعد پھر تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی۔ فرمایا'' بہرحال جماعت کے افراد کی کمزوری یا برے نمونے کا اثر ہم پر پڑتا ہے۔ اور لوگوں کو خواہ مخواہ اعتراض کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ پس اس واسطے ہماری طرف سے تو یہی نصیحت ہے کہ اپنے آپ کو عمدہ اور نیک نمونہ بنانے کی کوشش میں لگے رہو۔ جب تک فرشتوں کی سی زندگی نہ بن جاوے تب تک کیسے کہا جا سکتا ہے کہ کوئی پاک ہو گیا۔ ﴿یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ﴾''۔ یعنی جو کچھ کہا جاتا ہے وہی کرتے ہیں۔ ایسے بننا پڑے گا۔ تو'' فنافی اللہ ہو جانا اور اپنے سب ارادوں اور خواہشات کو چھوڑ کر محض اللہ کے ارادوں اور احکام کا پابند ہو جانا۔ چاہئے کہ اپنے واسطے بھی اور اپنی اولاد، بیوی بچوں، خویش و اقارب اور ہمارے واسطے بھی باعث رحمت بن جاؤ۔ مخالفوں کے واسطے اعتراض کا موقع ہرگز ہرگز نہ دینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿فَمِنْھُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ وَمِنْھُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّ مِنْھُمْ سَابِقٌ بِالْخَیْرَاتِ﴾''(سورۃ الفاطر: ۳۳) کہ بعض تو ایسے ہیں جو اپنے نفس پہ ظلم کرنے والے ہیں اور بعض ہیں وہ جو درمیانی چال چلنے والے ہیں اور بعض نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے والے ہیں۔ فرمایا کہ'' پہلی دونوں صورتیں، صفات جو ہیں ادنیٰ ہیں۔ سابق بالخیرات بننا چاہئے۔ ایک ہی مقام پر ٹھہرنا کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔ دیکھو ٹھہرا ہوا پانی آخر گندہ ہو جاتا ہے۔ کیچڑ کی صحبت کی وجہ سے بدبودار بدمزہ ہو جاتا ہے۔ چلتا پانی ہمیشہ عمدہ، ستھرا اور مزیدار ہوتا ہے اگرچہ اس میں بھی نیچے کیچڑ ہو۔ مگر کیچڑ اس پر کچھ اثر نہیں کر سکتا۔ یہی حال انسان کا ہے کہ ایک ہی مقام پر ٹھہر نہیں جانا چاہئے۔ یہ حالت خطرناک ہے۔ ہر وقت قدم آگے ہی رکھنا چاہئے۔ نیکی میں ترقی کرنی چاہئے ورنہ خدا تعالیٰ انسان کی مدد نہیں کرتا۔ اور اس طرح سے انسان بے نور ہو جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ آخرکار بعض اوقات ارتداد ہو جاتا ہے''۔ بعض جو مرتد ہوتے ہیں دیکھ لیں اسی لئے کہ اپنی نیکیاں خود نہیں کر رہے ہوتے، کبھی پوچھو تو نماز پڑھی نہیں ہوتی، لیکن جماعت پہ اعتراض ہوتا ہے۔'' اس طرح سے انسان دل کا اندھا ہو جاتا ہے''۔(ملفوظات جلد نمبر 5صفحہ 456-455جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے مطابق تقویٰ پر چلنے والا بنائے۔ ہم اپنی عبادتوں کے معیار قائم کرنے والے ہوں اور نیکیوں میں بڑھنے والے ہوں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہمارے پیش نظر رہے۔ اللہ سب کو توفیق دے۔ آمین

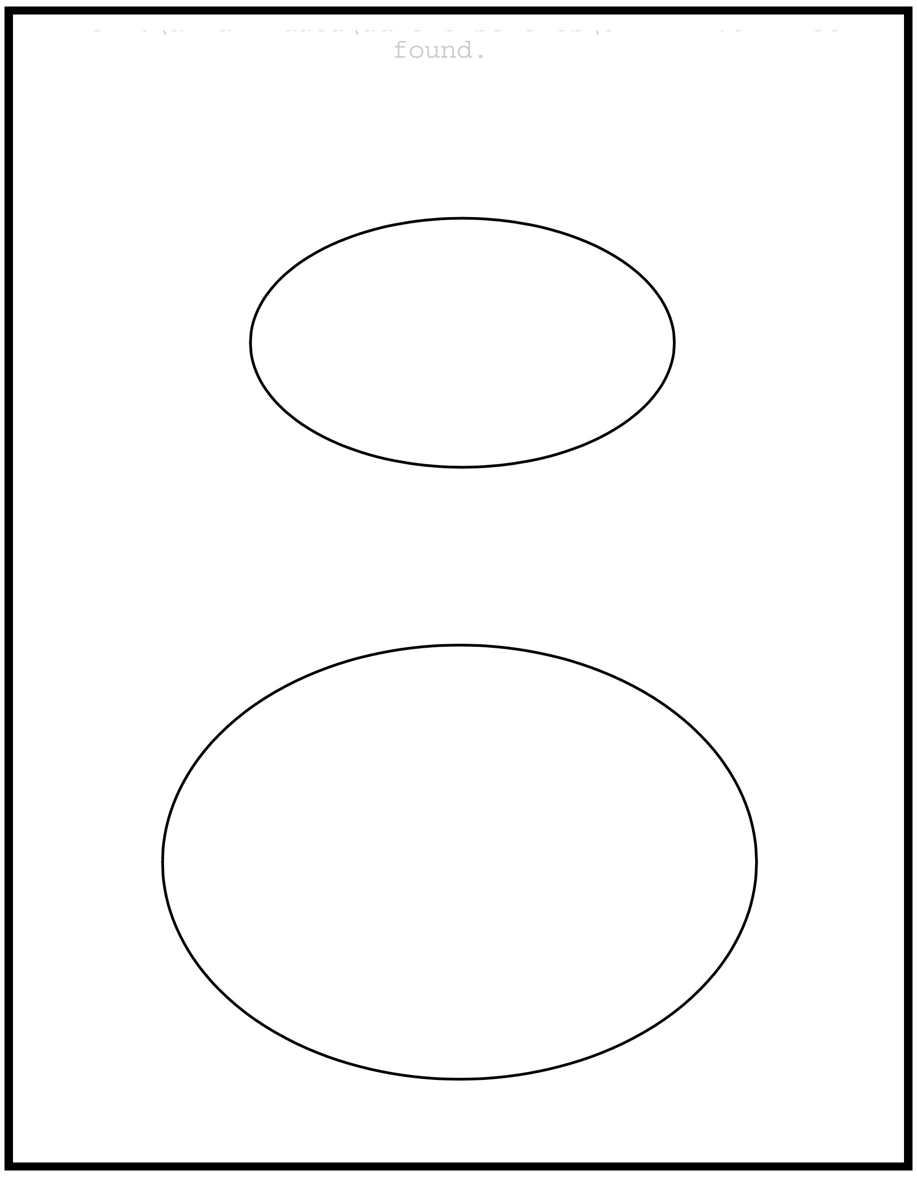

M. S. DOUBLE GLAZING LTD

Supplier & Installers

UPVC Windows, Doors, Porches, Patio Doors, Conservatries

For Friendly Quote Please Contact: **Muhammad Sajid Qamar**

Tel: 020 8239 8312 Mobile:07734470783 Fax: 020 8664 1190

Free Estimate, Grade 'A' Quality Material, Competitive Price, 10Years Guarantee

احمدی بہن بھائیوں کے لئے خوشخبری! ڈبل گلیزنگ کا نہایت معیاری کام۔ اے گریڈ کوالٹی کا میٹریل مناسب دام

بقیہ: حضور انور کا دورہ کینیڈا از صفحہ نمبر 2

بہت ہی دلفریب ہے۔ جہاں ان پہاڑوں کے درمیان سڑک کے ایک طرف دریا بہہ رہا ہے وہاں جگہ جگہ جھیلوں کا بھی ایک سلسلہ ہے جو اس سفر کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کرتا ہے۔

اس علاقہ میں ایک جگہ کو دریائے فریزر (Frazer) کے گہرے اور تنگ راستہ کی وجہ سے Frazer Canyon Valley کا نام دیا گیا ہے۔ اس Canyon کے ایک مقام پر دریا کا راستہ بہت ہی تنگ ہو جاتا ہے۔ اس جگہ کو "Hell's Gaye" کہتے ہیں۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ایک مشہور مہم جو Mr. Frazer جب اس دریا میں کشتیوں کے ذریعہ سفر کرتا ہوا یہاں سے گزرا تو پانی کے انتہائی تیز بہاؤ اور بڑے بڑے گردابوں کی وجہ سے اس کی کشتیاں چٹانوں سے ٹکرا کر تباہ ہونے سے بچیں اور اس نے کہا آئندہ کسی انسان کو اس دریا میں اس علاقہ میں کشتیوں پر سفر نہیں کرنا چاہئے۔

اس علاقہ میں کچھ وقت کے لئے حضور انور رُکے اور پھر آگے روانہ ہوئے۔ Kamloop پہنچنے سے پون گھنٹہ پہلے Cache Creek کے مقام پر حضور انور کچھ دیر کے لئے رکے۔ اس کے بعد سفر آگے جاری رہا اور رات سوا دس بجے Kamloop پہنچے۔ جہاں ہوٹل میں رات کے قیام کا انتظام مکرم لطف الرحمٰن صاحب نے کیا تھا۔ حضور انور نے ساڑھے دس بجے ہوٹل کے کانفرنس روم میں (جو نماز کی ادائیگی کے لئے حاصل کیا گیا تھا) مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لئے گئے۔

12/جون 2005ء بروز اتوار:

صبح چار بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر Sheraton ہوٹل کے کانفرنس روم میں پڑھائی۔

آج پروگرام کے مطابق Kamloop سے اگلے پڑاؤ Jasper کے لئے روانگی تھی۔ صبح 9:45 پر حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد اگلے سفر کے لئے روانگی ہوئی۔ Kamloop سے Jasper کا فاصلہ 677 کلومیٹر ہے۔ سوا دو گھنٹے کے سفر کے بعد Revel Stoke نامی جگہ پر رُکے اور ایک گھنٹہ کے قریب یہاں قیام فرمایا۔ اس کے بعد ایک بجے یہاں سے آگے Golden شہر کے لئے روانگی ہوئی اور دو گھنٹے کے سفر کے بعد Golden پہنچے۔ اس سفر کے دوران Pacific Standard Time کے علاقہ سے Mountain Time Zone میں داخل ہو چکے تھے اس لئے گھڑیوں پر وقت ایک گھنٹہ آگے کیا گیا۔

Golden کا علاقہ بہت خوبصورت، سرسبز و شاداب اور برف پوش پہاڑوں کے دامن میں ایک وادی کی صورت میں ہے اور اپنے اندر بہت حسین مناظر لئے ہوئے ہے۔ اسی وادی میں ایک جھیل بھی ہے جو اس کے حسن کو دوبالا کر دیتی ہے۔

یہاں ایک احمدی دوست ملک عرفان خان صاحب جو کہ کیلگری تک اس سفر کے میزبان مکرم لطف الرحمٰن خان صاحب کے بہنوئی ہیں، مقیم ہیں۔ وہ ایک خوبصورت جگہ پر ایک کیمپنگ گراؤنڈ کے مینجر ہیں۔ انہوں نے اپنی رہائشگاہ پر دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ یہاں ساڑھے تین بجے حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور کھانا تناول فرمانے کے بعد کچھ دیر کے لئے پیدل سیر کی۔ ساڑھے چار بجے یہاں سے آگے روانگی ہوئی۔ Jasper تک کا آج کا سارا سفر برف پوش چوٹیوں اور برفانی پہاڑوں کے درمیان تھا۔ ان برفانی پہاڑوں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ بہت سے خوبصورت اور مسحور کن مناظر پر مشتمل ہے۔ جگہ جگہ برف کی تہوں کے نیچے سے پانی آبشاروں کی شکل میں گر رہا ہے۔ ان پہاڑوں کے دامن میں خوبصورت وادیاں بھی ہیں۔ اور میل ہا میل تک پھیلی ہوئی جھیلیں بھی ہیں جن میں اُن برف پوش پہاڑوں کی جھلک نظر آتی ہے جو ان جھیلوں کے حسن کو دوبالا کر دیتی ہے۔ پھر پہاڑوں کے اس سلسلہ میں جگہ جگہ گلیشئرز بھی موجود ہیں۔ اور ان گلیشئرز کا بھی ایک لمبا سلسلہ ہے۔ بعض تو اتنے کم وقفہ سے آتے ہیں کہ ابھی ایک پر نظر پڑتی ہے تو ساتھ ہی دوسرا نظر آ جاتا ہے۔ دوسرے کو دیکھ رہے ہوتے ہیں تو تیسرا سامنے آ جاتا ہے۔

اس سفر کے دوران حضور انور کچھ دیر کے لئے Athabasca Glacier پر رُکے اور وسیع و عریض رقبہ میں پھیلے ہوئے اس گلیشیر کی تصاویر بھی بنائیں۔ اس گلیشیر کے قریب ہی Columbia Icefield Centre ہے جہاں اس علاقہ کے بارہ میں اور اس گلیشیر کے بارہ میں معلومات دی گئی ہیں۔ حضور انور نے یہ معلومات ملاحظہ فرمائیں۔

تبرکات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام تبرکات کو تاریخی طور پر مستند قرار دینے کے لئے اعلان ھذا کے ذریعہ ایسے احباب جماعت جن کی تحویل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی تبرک ہے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی قائم فرمودہ کمیٹی کو درج ذیل ایڈریس پر اطلاع بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اطلاع آنے پر ان احباب کی خدمت میں ایک فارم بھجوایا جائے گا جسے پُر کر کے وہ کمیٹی کو واپس بھجوائیں گے۔ اس صورت میں کمیٹی ان تبرکات کا اندراج اپنے ریکارڈ میں محفوظ کر سکے گی۔

سیکرٹری تبرکات کمیٹی
دفتر نظارت تعلیم۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
Tel: 00 92 4524 212473

یہاں سے سوا آٹھ بجے روانہ ہو کر رات ساڑھے نو بجے Jasper پہنچے۔ جیسپر میں حضور انور اور قافلہ کے ممبران کا قیام Jasper Park Lodge میں تھا۔ یہ علاقہ بہت خوبصورت اور حسین ہے اور ایک جھیل کے کنارے پر برف پوش پہاڑوں کے دامن میں ہے۔

ساڑھے دس بجے حضور انور نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ تشریف لے گئے۔ اس طرح آج کے سفر کے بعد وینکوور سے کیلگری جانے کے لئے 1204 کلومیٹر کا فاصلہ طے ہو چکا تھا۔

13/جون 2005ء بروز سوموار:

صبح سوا چار بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر Sheraton پڑھائی۔

11:15 بجے حضور انور Jasper کے جنوب مشرق میں ساڑھے چار ہزار فٹ کے بلندی پر دو بلند قامت پہاڑوں کے درمیان واقع ایک خوبصورت جھیل Maligne Lake دیکھنے تشریف لے گئے۔ بارہ بجے حضور انور جھیل کے اوپر واقع Lake Centre پہنچے جہاں سے ایک بڑی کشتی حضور انور اور وفد کے ممبران کے لئے حاصل کی گئی۔ کشتی میں فرسٹ میٹ Adam نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کا کشتی پر خیر مقدم کیا اور ایک گھنٹہ کی سیر کے دوران اس جھیل، نواحی برف پوش پہاڑوں کے بارہ میں اور اس علاقہ کے موسم کے متعلق تفصیلی معلومات حضور انور کو بہم پہنچائیں۔ حضور انور نے ان تفصیلات میں بہت دلچسپی لی اور اس جھیل اور علاقہ کے بارہ میں بہت سے امور دریافت فرمائے۔

سرسبز پہاڑوں کے درمیان جن کی چوٹیاں برف سے ڈھکی ہیں یہ جھیل بہت ہی خوبصورت ہے۔ اس کی لمبائی کئی کلومیٹر ہے لیکن چوڑائی زیادہ نہیں ہے اور یہ 350 فٹ گہری ہے۔ کشتی کے ذریعہ اس جھیل کی سیر کا پروگرام ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس کے بعد دوپہر ڈیڑھ بجے حضور انور اپنی قیامگاہ Jasper Park Lodge واپس تشریف لے آئے۔

دو بجے حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ تین بجے یہاں سے اگلے پڑاؤ Banff کے لئے روانگی ہوئی۔ Jasper سے Banff کا فاصلہ 285 کلومیٹر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی اور قافلہ اگلے سفر کے لئے روانہ ہوا۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد راستہ میں رُک کر Athabasca Falls دیکھی۔ یہ فال Athabasca دریا پر ہے جو کولمبیا آئس فیلڈ سے نکل کر Jasper ٹاؤن سے گزرتا ہے اور Jasper سے 25 کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک خوبصورت آبشار بناتا ہے۔ اس آبشار کی خاص بات یہ ہے کہ انتہائی تیز پانی کے چٹانوں کو کاٹنے کے عمل سے آبشار کے دونوں طرف نہایت خوبصورت عمودی دیواریں بن گئی ہیں۔ یہ آبشار اپنی نوع میں دوسری آبشاروں سے بالکل مختلف ہے۔ پانی کا پتھروں کو کاٹنے کا عمل صدیوں سے جاری ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے مختلف زاویوں سے اس آبشار کو اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی گہری کھائی (Canyon) کو دیکھا اور تصاویر بھی بنائیں۔

اس کے بعد آگے روانگی ہوئی۔ قریباً پون گھنٹہ کے سفر کے بعد ایک مقام Bubbling Spring (ابلتے ہوئے چشموں) پر رُکے۔ اس جگہ پر پہاڑوں کے اندر سے رِس کر آنے والا پانی چھوٹے چھوٹے رِسنے والے چشموں کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ ان چشموں کے اوپر ایک تالاب بن گیا ہے اور پھر تالاب سے یہ پانی ایک نالے کی شکل میں آگے نکل جاتا ہے۔ جب زمین سے دباؤ کے ساتھ نکلتا ہوا پانی ریت کے ذرّوں کے ساتھ اوپر اٹھتا ہے تو بہت خوبصورت منظر پیش کرتا ہے۔ اس جگہ کو ایک پکنک ایریا کے طور پر تیار کر دیا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے ان چھوٹے چھوٹے ابلتے ہوئے چشموں کو مختلف اطراف سے دیکھا اور حضور نے ان کی تصاویر بھی بنائیں۔

اس کے بعد یہاں سے آگے روانگی ہوئی اور Banff کی طرف سفر جاری رہا۔ شام ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ Banff پہنچے۔ اس کے ساتھ وینکوور سے کیلگری تک کے 1617 کلومیٹر کے سفر میں سے 1489 کلومیٹر کا سفر مکمل ہوا۔ Banff میں حضور انور ایدہ اللہ کا قیام Royal Canadian Lodge میں تھا۔

10:20 پر حضور انور نے یہاں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور پیدل سفر کے لئے ہوٹل کے بیرونی علاقہ میں Bow River تک تشریف لے گئے۔ قریباً 40 منٹ کی سیر کے بعد واپس اپنی قیامگاہ تشریف لے آئے۔

(رپورٹ مرسلہ: عبدالماجد طاہر)

(باقی آئندہ شمارہ میں)

TOP ANGEBOT
جلسہ سالانہ UK، 2005ء کے لئے
CALAIS
CALAIS
- DOVER -
گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی احباب کے لئے فخریہ پیشکش۔ آج ہی رابطہ کریں
ہماری ترقی کا راز ⟷ آپ کا پرخلوص تعاون
KMASTRAVEL - SAALBAU STRS 27 64283 DARMSTADT
TEL:0151-8700646 Fax:06151-8700647 Handy:0170-5534658

بقیہ :خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
از صفحہ نمبر 4

لٹکایا ہوا تھا چھت کے ساتھ کہ اگر نماز پڑھتے ہوئے نیند آنے لگے تو فوراً اس کو پکڑ لیا جائے۔عورتوں کے لئے فرمایا کہ ’’عورتوں کے لئے ایک ٹکڑا عبادت کا خاوند کا حق ادا کرنا ہے اور ایک ٹکڑا عبادت کا خدا کا شکر بجالانا ہے۔خدا کا شکر کرنا اور خدا کی تعریف کرنی یہ بھی عبادت ہے۔دوسرا ٹکڑا عبادت کا نماز کو ادا کرنا ہے‘‘۔

پھر آپ نے فرمایا: ’’امراء میں بہت سا حصہ تکبر کا ہوتا ہے جس کی وجہ سے عبادت نہیں کر سکتے‘‘۔ یہ مرد بھی سن رہے ہیں ان کے لئے بھی اسی طرح ہے۔ ’’امراء میں بہت سا حصہ تکبر کا ہوتا ہے جس کی وجہ سے عبادت نہیں کر سکتے اور نہ دوسرا حصہ خلقت کی خدمت کا ان سے ادا ہوتا ہے۔خلقت کی خدمت کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی غریب آدمی سلام کرتا ہے تو بھی برا مناتے ہیں‘‘۔فرمایا:’’ ایسا ہی عورتوں کا حال ہے۔کوئی چھوٹی عورت آوے تو چاہئے کہ بڑی کو سلام کرے۔یہ دو ٹکڑے شریعت کے ہیں۔حق اللہ اور حق العباد‘‘۔یعنی نمازیں ادا کرنا اللہ کا حق ہے اور عزت سے ہر ایک سے پیش آنا بندوں کا حق ہے۔

فرمایا کہ: ’’اگر کسی کو کسی سے کراہت ہووے۔ اگرچہ کپڑے سے ہو یا کسی اور چیز سے ہو‘‘۔ بعضوں کے میلے کپڑے ہوتے ہیں، بعضوں کے پسینے میں اتنی بو آ رہی ہوتی ہے کہ قریب نہیں کھڑا ہو سکتے۔ بعض دفعہ کپڑوں سے کراہت آتی ہے یا کسی اور چیز سے ہو تو چاہئے کہ وہ اس سے الگ ہو جاوے مگر روبرو ذکر نہ کرے‘‘۔یعنی کسی کے بارہ میں سامنے اظہار نہیں ہونا چاہئے کہ اس میں سے بو آ رہی ہے یا کراہت آ رہی ہے ’’کہ یہ دل شکنی ہے۔اور دل کا شکستہ کرنا گناہ ہے۔اگر کھانا کھانے کو کسی کے ساتھ جی نہیں کرتا‘‘۔ بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ ایسے طریقے سے کھانا کھاتے ہیں کہ بعض دفعہ نفیس طبع لوگ جو ہوتے ہیں زیادہ سینسیٹو (Sencitive) طبیعت کے مالک جو لوگ ہوتے ہیں وہ انہیں دیکھتے ہوئے وہاں کھانا نہیں کھا سکتے۔بعض ایسے طریقے سے کھاتے ہیں بلکہ بڑے پڑھے لکھے بھی بعض دفعہ بڑے گندے طریقے سے کھا رہے ہوتے ہیں کہ کسی کے ساتھ کھانے کو جی نہیں کرتا تو کسی اور بہانے سے الگ ہو جاوے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْکُلُوْا جَمِیْعًا اَوْاَشْتَاتًا﴾(النور:62) ’’یعنی تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم سب مل کر بھی کھالو یا الگ الگ ہو کر کھالو‘‘ مگر اظہار نہ کرے یہ اچھا نہیں۔فرمایا: ’’یہ اچھا نہیں۔اگر اللہ تعالیٰ کو تلاش کرنا ہے تو مسکینوں کے دل کے پاس تلاش کرو۔اسی لئے پیغمبروں نے مسکینی کا جامہ ہی پہن لیا تھا۔اسی طرح چاہئے کہ بڑی قوم کے لوگ چھوٹی قوم کو ہنسی نہ کریں اور نہ کوئی یہ کہے کہ میرا خاندان بڑا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم جو میرے پاس آؤ گے تو یہ سوال نہ کروں گا کہ تمہاری قوم کیا ہے۔بلکہ سوال یہ ہو گا کہ تمہارا عمل کیا ہے۔اسی طرح پیغمبر خدا نے فرمایا ہے اپنی بیٹی سے کہ اے فاطمہ خدا تعالیٰ ذات کو نہیں پوچھے گا۔اگر تم کوئی برا کام کرو گی تو خدا تعالیٰ تم سے اس واسطے درگزر نہ کرے گا کہ تم رسول کی بیٹی ہو۔پس چاہئے کہ تم ہر وقت اپنا کام دیکھ کر کیا کرو۔اگر کوئی چوڑھا اچھا کام کرے گا تو وہ بخشا جاوے گا۔اور اگر سیّد ہو کر کوئی برا کام کرے گا تو وہ دوزخ میں ڈالا جائے گا............‘‘

پھر فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ جو عورتیں کسی اور قسم کی ہوں ان کو دوسری عورتیں حقارت کی نظر سے نہ دیکھیں اور نہ مرد ایسا کریں کیونکہ یہ دل دکھانے والی بات ہے‘‘۔یعنی بری عورتیں جو ہیں ان کو بھی اس طرح نہ دیکھو ورنہ اللہ تعالیٰ اس سے مؤاخذہ کرے گا۔ ’’یہ بہت بری خصلت ہے۔یہ ٹھٹھا کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت برا معلوم ہوتا ہے‘‘۔ ٹھٹھا کرنا اس طرح مذاق اڑانا کسی کو شرمندہ کرنے والا ہو پبلک میں۔ ’’لیکن اگر کوئی ایسی بات ہو جس سے دل نہ دکھے وہ بات جائز رکھی ہے۔جہاں تک ہو سکے ان باتوں سے پرہیز کرے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عمل والے کو میں کس طرح جزا دوں گا ﴿وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی ۔فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی﴾(النّٰزعٰت:41-42) اور جو شخص میری عدالت کے تخت کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے گا اور خیال رکھے گا تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کا ٹھکانہ جنت میں کروں گا‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 369-371 جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہر احمدی عورت کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والی اور اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرنے والی بنائے اور ہم اللہ اور اس کے رسول اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو ارشادات ہیں ان پر عمل کرنے والے ہوں۔ اور حقیقی نیکی اور تقویٰ ہم سب میں قائم ہو جائے اور نہ صرف ہم میں قائم ہو بلکہ اپنی نسلوں میں بھی قائم کرنے والے ہوں۔ اب دعا کریں۔

❁❁ ❁❁

بقیہ: رپورٹ دورہ مشرقی افریقہ
از صفحہ 16

اس کی تعیین کی گئی ہے اور اس علاقائی نشان میں ایک طرف North اور دوسری طرف South لکھا ہوا ہے۔یعنی یہ وہ جگہ ہے جہاں دنیا کے شمال وجنوب آپس میں ملتے ہیں۔

سفر کے دوران اس جگہ پر حضور انور کچھ دیر کے لئے ٹھہرے۔اس موقع پر قافلہ کے ممبران اور ساتھ آنے والے خدام اور جماعتی عہدیداران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔اس کے بعد آگے روانگی ہوئی۔

Masaka میں ورود
اور استقبالیہ تقریب سے خطاب

گیارہ بجے حضور انور احمدیہ مشن ہاؤس مساکا پہنچے جہاں احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے اور اپنے پیارے آقا کو اھلاً وسھلاً ومرحبا کہتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔یہاں بھی استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔جس کے بعد تین بچوں پر مشتمل گروپ نے نظم پڑھی۔اس کے بعد مساکا زون کے صدر جماعت نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں سے چیئر پرسن سنٹرل ڈویژن مساکا نے حضور انور کو مساکا آنے پر خوش آمدید کہا اور کہا کہ آج ہم آپ کا اپنے علاقہ میں استقبال کرکے بہت خوش ہیں۔ہم سب یہاں مل کر کام کرتے ہیں۔ہمارے جماعت احمدیہ سے دوستانہ تعلقات ہیں۔ہم جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

اس کے بعد مساکا کے میئر کے نمائندہ نے اظہار خیال کیا اور حضور انور کو مساکا کے میئر اور اس شہر کے باشندوں کی طرف سے خوش آمدید کہا اور جماعت کے کاموں کی تعریف کی۔آنے والے مہمانوں میں اس علاقہ کے ممبر پارلیمنٹ تھے۔انہوں نے بھی حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بتایا کہ یہ شہر مساکا زون کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ہم احمدیہ کمیونٹی کے ساتھ مل کر بے حد خوش ہیں۔ہم چاہتے ہیں کہ اس علاقہ میں بھی آپ کے سکول اور ہسپتال قائم ہوں۔ ہم آپ کی آمد پر بے حد خوش ہیں خدا تعالیٰ آپ کو خیریت سے حفاظت سے واپس لے جائے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا۔حضور انور نے تشہد وتعوذ کے بعد فرمایا:۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ اس شہر مساکا میں کئی قسم کے مذہبی گروپ،فرقے رہ رہے ہیں۔لیکن اس کے باوجود محبت، بھائی چارے اور امن کی فضا ہے جیسا کہ احمدیہ کمیونٹی کے صدر جماعت نے بتایا ہے۔یہ محبت، بھائی چارہ اور امن اس اجتماع سے ظاہر ہو رہا ہے جس میں مختلف مذہبی گروپس کے لوگ جمع ہوئے ہیں۔اور آج جو محبت آپ نے دکھائی ہے یہ حقیقتاً ظاہر کرتی ہے کہ آپ کے دلوں میں نیکی اور اخلاص ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ میں صرف یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے اس رویہ اور اخلاق اور اعلیٰ کردار کو اسی روح کے ساتھ جاری رکھیں تا کہ مستقبل کی نسل اسی ماحول میں پروان چڑھے اور ان کو محبت،امن اور بھائی چارہ کا ماحول ہی ملے۔اس طرح مستقبل کی جنریشن ملک کی خیرخواہ شہری ہوگی۔ایک دوسرے کے ساتھ امن کے ساتھ رہیں گے اور محبت اور بھائی چارہ کا پیغام ہی پھیلے گا اور اس طرح یہ لوگ ملک کے،قوم کے سچے خادم اور حقیقی مخلص لیڈر ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں ان الفاظ کے ساتھ دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے کہ آپ اسی طرح اکٹھے محبت و پیار کے ساتھ اور بھائی چارہ کے ساتھ رہیں۔

حضور انور نے فرمایا میں ایک دفعہ پھر تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ مجھ Receive کرنے آئے ہیں۔یہ بہت بڑا اعزاز ہے جو انہوں نے مجھے دیا ہے۔اللہ آپ سب کو اس کی جزا دے۔آمین

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔دعا کے بعد آنے والے مہمانوں نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔اس کے بعد حضور انور نے مشن ہاؤس اور مسجد کے احاطہ میں ایک پودا لگایا۔ بعد ازاں حضور انور کچھ دیر کے لئے مشن ہاؤس میں تشریف لے گئے۔

یہاں سے آگے روانگی سے قبل حضور انور نے ڈاکٹر احمد دین صاحب مرحوم کی قبر پر دعا کی۔ڈاکٹر صاحب مرحوم کی قبر مشن ہاؤس کے بیرونی احاطہ کے ایک حصہ میں ہے۔ مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے یہ وسیع قطعہ زمین ڈاکٹر صاحب مرحوم نے جماعت کو عطیہ میں دیا تھا اور پھر اس پر تعمیر ہونے والی مسجد کا خرچ بھی برداشت کیا تھا۔مرحوم نے 1972ء میں وفات پائی۔اس موقع پر ڈاکٹر صاحب مرحوم کا بیٹا اور ان کے بچے موجود تھے۔ان سب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

Kyaniale میں مسجد کا افتتاح
اور حاضرین سے خطاب

یہاں سے 12 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Kyaniale قصبہ کے لئے روانہ ہوئے۔مساکا سے Kyaniale کا فاصلہ آٹھ کلو میٹر ہے۔اس علاقہ میں جماعت کو ایک بلند جگہ پر مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔یہ مسجد ایک بلند ٹیلہ پر ہے اور اردگرد کے علاقہ سے نظر آتی ہے۔اس علاقہ میں سڑکیں کچی ہیں اور ناہموار ہیں جن پر سفر کرنا آسان نہیں ہے۔

حضور انور سوا بارہ بجے یہاں پہنچے تو احباب جماعت نے بڑے والہانہ انداز میں حضور انور کو خوش آمدید کہا۔سب احباب اور بچے اپنے ہاتھوں میں جھنڈے پکڑے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔اور بلند آواز سے نعرے بلند کر رہے تھے۔حضور انور نے سب سے پہلے مسجد کا افتتاح فرمایا اور مسجد میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔اس کے بعد استقبالیہ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔جس کے بعد بچیوں کے ایک گروپ نے کورس کی شکل میں استقبالیہ نظم پڑھی۔حضور انور نے ان سب کو قلم عطا فرمائے۔

اس کے بعد اس علاقہ میں متعیّن معلّم نے مسجد کی تعمیر کے بارہ میں رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ کس طرح جماعت نے اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا ہے اور مالی قربانی کی ہے۔

اس کے بعد اس علاقہ کے چیئر مین نے اپنے ایڈریس میں اس علاقہ کے لوگوں کی طرف سے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بتایا کہ اس علاقہ میں جماعت احمدیہ کے ممبران دوسرے مذاہب اور فرقوں کے ساتھ مل کر،ایک ہو کر اور ہاتھ میں ہاتھ ملا کر کام کر رہے ہیں۔اگرچہ یہاں جماعت احمدیہ ابھی چھوٹی ہے لیکن ہر ایک کے ساتھ تعاون کر رہی ہے۔

چیئر مین نے حضور انور کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ یہ بات ہمارے لئے بہت سعادت ہے کہ آپ جیسا شخص ہمارے پاس دور دراز کے علاقہ میں آیا ہے۔جب کہ اس Calibre کے لوگ یہاں نہیں آتے۔آج ہم بے حد خوش ہیں اور آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

اس علاقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا ایک پرائمری سکول بھی ہے۔چیئر مین کے ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔حضور انور نے تشہد وتعوذ کے بعد فرمایا:۔

مَیں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔سب سے پہلے میں تمام معزز مہمانوں، بہنوں اور بھائیوں کو السلام علیکم کہتا ہوں۔حضور انور نے فرمایا مساجد جو تعمیر کی جاتی ہیں اُن کے متعلق یہی تصور کیا جاتا ہے کہ وہ ایک امن اور محبت کا پیغام پہنچانے کا نشان ہیں اور اس محبت کے ساتھ ساتھ سب سے بڑی جو چیز ہے وہ یہی ہے کہ اس میں ایک خدا کی عبادت کی جائے۔اس لئے سب سے پہلے میں احمدی احباب کو کہتا ہوں کہ اس مسجد کو نمازیوں سے بھر دیں جس کا میں نے ابھی افتتاح کیا ہے۔یہاں پانچ وقت

اللہ کی عبادت کے لئے نمازیوں کو آنا چاہئے۔ دوسرے یہاں سے ہمیشہ پیار و محبت اور امن کا نعرہ بلند ہونا چاہئے اور اس سے بڑا کوئی پیغام یا کوئی نعرہ نہیں ہے جو ایک احمدی کو لگانا چاہئے اور دنیا میں پھیلانا چاہئے۔ پس اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بعد یہ سب سے بڑا مقصد ہے جو ایک احمدی کا ہونا چاہئے کہ یہاں سے امن و پیار اور بھائی چارہ کا پیغام پھیلائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہماری مساجد ہمیشہ ہر اُس آدمی کے لئے کھلی ہیں جو خدا کی عبادت کرتا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ کس مذہب سے اس کا تعلق ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اپنے تعارفی خطاب میں ہمارے معلّم صاحب نے اس مسجد کا نام رکھنے کی بھی درخواست کی تھی۔ تو میں اس مسجد کا نام ''مسجد بیت الھدیٰ'' رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو اس علاقہ میں روشنی پھیلانے اور ہدایت پھیلانے کا ذریعہ بنائے اور اس علاقہ کے لوگوں کے لئے یہ مسجد امن اور محبت کا نشان قرار پائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں کے چیئرمین نے اس علاقہ کی بعض ضروریات کا ذکر کیا ہے۔ جماعت کی نیشنل انتظامیہ اس بات کا جائزہ لے گی کہ کس حد تک ان کی مدد کی جا سکتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں علاقہ کے لوگوں کو بھی یہی کہنا چاہتا ہوں کہ والدین اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ جو بچہ بھی اس علاقہ کا اعلیٰ نمبر لے کر سیکنڈری سکول پاس کر لیتا ہے اور یونیورسٹی میں داخلہ لے لیتا ہے اس کو اگر کوئی مالی مسئلہ ہو اور مدد کی ضرورت ہو تو جماعت اس کو یونیورسٹی میں تعلیم دلوانے میں مدد کرے گی۔ اللہ تعالیٰ اس علاقہ کے تمام لوگوں کو محبت و پیار اور امن سے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ ایک بجے یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یہاں سے Kabale کے سفر کے لئے روانہ ہوئے۔ یہاں سے Kabale کا فاصلہ 55 کلومیٹر ہے۔

راستہ میں جماعت نے چوہتیرا کے مقام پر "Motel Highway" میں دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ ایک بجکر 35 منٹ پر حضور انور یہاں پہنچے اور پھر یہاں سے اڑھائی بجے آگے روانگی ہوئی۔ Kabale تک پہنچنے کے لئے دس کلومیٹر کا راستہ کچا اور گرد آلود ہے۔ یہ سفر مسلسل اس طرح بلند ہوتے ہوئے گرد و غبار میں طے ہوا کہ نہ اگلی گاڑی نظر آتی تھی اور نہ پیچھے آنے والی گاڑی نظر آتی تھی۔ بعض دفعہ رُک رُک کر چلنا پڑتا تھا تا کہ یہ معلوم ہو سکے کہ گاڑی سڑک کے اوپر ہی ہے۔

Kabale میں وُرود

اور استقبالیہ تقریب میں خطاب

تین بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Kabale پہنچے جہاں اس علاقہ کے احباب جماعت اور آنے والے مہمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد نے حضور انور کا استقبال کیا۔ احباب مسلسل نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہے تھے اور ہر طرف خوشی و مسرت کا سماں تھا۔

ایک کھلی جگہ پر شامیانے لگا کر استقبالیہ تقریب کا انتظام کیا گیا تھا۔ تین بجکر 35 منٹ پر حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد اس علاقہ کے مبلغ سلسلہ محمد علی کائرے صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھکر سنائے اور ان کا لوگنڈا زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد علاقہ کے چیئرمین نے اپنے ایڈریس میں حضور انور کو اس علاقہ کے لوگوں کی طرف سے خوش آمدید کہا اور احمدیہ مشن کی تعریف کی اور آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ چیئرمین نے کہا کہ آج کا یہ دن کبھی بھلایا نہیں جا سکتا کیونکہ خلیفۃ المسیح آج ہمارے ہاں موجود ہیں۔ ہم آج کے دن کو یاد رکھیں گے۔ ہم خدا کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے اور آپ کو پاکستان بھی لے کر جائے۔

اس کے بعد بچیوں کے مختلف گروپس نے سٹیج کے سامنے آکر استقبالیہ نغمات پیش کئے۔ حضور انور نے ان بچیوں کو قلم عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا سب سے پہلے تو مَیں چیئرمین صاحب LC3 کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے صحیح طریق سے میرا نام لیا ہے کیونکہ اب تک بعض مہمان مقررین نے میرا نام اس طرح پکارا ہے جس کا مجھے خود بھی پتہ نہیں۔

حضور انور نے فرمایا جہاں تک پرائمری سکول کی تعمیر کا سوال ہے۔ عمارت کی کافی بری حالت ہے۔ انشاء اللہ اس کی مرمت کا کام کروایا جائے گا اور دروازے کھڑکیوں اور پلستر وغیرہ کا کام مکمل کروایا جائے گا۔ اس سکول میں 600 طلباء ہیں اور سات کلاس روم ہیں یہ بھی تھوڑے ہیں۔ انشاء اللہ اس سال دو مزید کلاس روم بن جائیں گے اس کی منظوری دیتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا جہاں تک ہیلتھ سنٹر یا سیکنڈری سکول کا تعلق ہے یہاں جماعت کی نیشنل انتظامیہ اس کا جائزہ لے کہ ہیلتھ سنٹر اور سیکنڈری سکول کے قیام کے یہاں کیا امکانات ہیں۔ اس جائزہ کے بعد ہی کوئی فیصلہ کروں گا۔ اگر رپورٹ حق میں ہوئی تو انشاء اللہ کھولے جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا جہاں تک بچوں کی تعلیم کا سوال ہے سب والدین کو خواہ احمدی ہوں یا غیر احمدی، عیسائی ہوں یا دوسرے فرقوں سے ان کا تعلق ہو سب کو کہتا ہوں کہ اگر ترقی کرنی ہے تو بچوں کو تعلیم دلوائیں۔ کیونکہ بچوں کی تعلیم کے بغیر کوئی ضمانت نہیں کہ آزادی سے زندگی بسر کر سکیں۔ ایسے تمام بچے جو ہوشیار ہوں اور ٹاپ کر رہے ہوں وہ مالی کمزوری کی وجہ سے سیکنڈری سکول میں نہ جا سکیں یا بعض سکول پاس کرنے کے بعد یونیورسٹی میں نہ جا سکیں تو ان کو تعلیم دلوائی جائے گی۔ یہ جماعت کا کام ہے۔ خواہ احمدی ہوں یا دوسرے مذہب کے ہوں اس میں کوئی تخصیص نہیں کی جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا پس والدین خاص طور پر اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف بہت توجہ دیں کیونکہ آئندہ اس کے بغیر گزارہ نہیں۔ حضور انور نے فرمایا: مجھے امید ہے جو بچے یونیفارم میں میرے سامنے کھڑے ہیں ان میں سے سارے ہی ایسے نکلیں گے جو یونیورسٹی پاس کرنے والے ہوں گے اور ملک کی خدمت کریں گے اس لئے یہ بچے عہد کریں کہ ہم نے پڑھنا ہے اور یونیورسٹی پاس کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: احمدی آبادی یہاں تھوڑی ہے ان کو میں کہتا ہوں کہ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں۔ خدا نے آپ کو اس لئے نہیں بھیجا کہ یہاں آئیں کھائیں پئیں اور چلے جائیں۔ بلکہ آپ کی پیدائش کا بہت بڑا مقصد خدا کی عبادت کا ہے اس لئے اپنی مسجد کو آباد رکھیں اور پانچوں وقت یہاں نمازیں ادا کرنے کے لئے آیا کریں اور انہی عبادتوں کی وجہ سے خدا آپ پر فضل فرمائے گا اور آپ کے اندر جہاں اخلاقی طور پر بہتر حالت ہو گی خدا آپ کو دنیاوی طور پر بھی نوازے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہر احمدی کا یہ معیار ہونا چاہئے کہ اعلیٰ اخلاق میں وہ سب سے آگے ہو۔ جہاں بھی احمدی رہتا ہو اس علاقہ کے لوگ گواہی دیں کہ اس میں پاک تبدیلی ہے اگر کوئی فیصلہ کروانا ہو تو لوگ اس احمدی کے پاس آئیں اور گواہی دیں کہ یہ سچا آدمی ہے اور صاف گو ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جب آپ عبادتوں کے معیار بلند کریں گے اور اخلاق میں اچھے ہوں گے تو یہ اس علاقے میں پیغام پہنچانے کا بہت اچھا ذریعہ ہو گا۔ اس لئے ہر احمدی کو خاص طور پر اور دوسروں کو بھی کہتا ہوں کہ اس معاشرہ میں رہتے ہوئے محبت و پیار کی فضا پیدا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: جب آپ لوگ ایک ہو کر چلیں گے تو آپ لوگ نہ صرف اپنے علاقے کی بہتری کے سامان پیدا کر رہے ہوں گے بلکہ ملک کے لئے بھی بہتر ہو گا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ چار بجکر دس منٹ پر یہ تقریب ختم ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے لجنہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

چار بجکر بیس منٹ پر یہاں سے کمپالا (Kampala) کے لئے روانگی ہوئی۔ واپسی پر راستہ میں چوہتیرہ کے مقام پر "Motel Highway" میں کچھ دیر کے لئے قیام فرمایا اور چائے وغیرہ نوش فرمائی۔

اس کے بعد یہاں سے کمپالا کے لئے روانگی ہوئی اور رات ساڑھے آٹھ بجے Hotel Africana آمد ہوئی۔ آج کے بھی سارے سفر میں پولیس کا مکمل اسکواڈ ساتھ رہا۔ پونے نو بجے حضور انور نے احمدیہ مسجد کمپالا میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

24 رمئی 2005ء بروز منگل:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ مسجد کمپالا میں پڑھائی۔

نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ

صبح آٹھ بجکر چالیس منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ یوگنڈا کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور نے باری باری تمام عہدیداران کا تعارف حاصل کیا اور ہر ایک سے اُس کے شعبہ کے کام کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ان کی کارگزاری کا بڑی تفصیل سے جائزہ لے کر ساتھ ساتھ سب کو ہدایات سے نوازا اور آئندہ کے پروگراموں کے بارہ میں رہنمائی فرمائی۔

حضور انور نے چندوں کے معیار اور بجٹ کا تفصیلی سے جائزہ لیا اور ہدایت دی کہ ہر ممبر کی انکم پر بجٹ بنائیں اگر کوئی شرح کے مطابق ادا نہیں کر سکتا تو وہ با قاعدہ لکھ کر رخصت لے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کا جو نظام ہے، مالی نظام ہے اس کا سب کو علم ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا قرآن کریم میں نمازوں کی ادائیگی کے بعد چندہ کی ادائیگی کا حکم ہے اس لئے چندہ کی ادائیگی بہت ضروری ہے اس طرف احباب کو توجہ دلائیں۔

حضور انور نے فرمایا عاملہ کے ممبرز کو اپنے اپنے شعبہ میں مکمل طور پر Involve ہونا چاہئے۔ فرمایا لوگوں نے آپ پر اعتماد کیا ہے۔ آپ اپنے سپرد امانت کا صحیح حق ادا نہ کر کے اپنا اعتماد ضائع کر رہے ہیں۔ فرمایا ہر ایک اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور پوری کوشش اور محنت کے ساتھ اپنے مفوضہ فرائض کو بجالائے۔

حضور انور نے مختلف انتظامی امور کا جائزہ لیا اور ہدایات دیں اور موقعہ پر فیصلے فرمائے اور منظوریاں عطا فرمائیں۔

MTA کے سنٹر بڑھانے اور مختلف جماعتوں میں ڈشوں کی تنصیب کے بارہ میں حضور انور نے جائزے لئے اور ہدایات سے نوازا۔

زراعت کے بارہ میں حضور انور نے ایک تفصیلی منصوبہ دیا۔ حضور انور نے ریڈیو کے قیام کا بھی جائزہ لینے کی ہدایت فرمائی۔

حضور انور نے قضاء کے نظام کو بھی قائم کرنے کی ہدایت فرمائی۔ نیشنل سیکرٹری تربیت اور مختلف زون کے صدران جماعت کو حضور انور نے احباب جماعت کی تربیت کے بارہ میں تفصیل سے ہدایات دیں اور خصوصًا نومبائعین سے رابطہ اور ان کو سنبھالنے کے بارہ میں تاکیدی ہدایت دی۔ نیشنل مجلس عاملہ یوگنڈا کے ساتھ یہ میٹنگ پونے گیارہ بجے تک جاری رہی۔

ڈپٹی سپیکر آف پارلیمنٹ سے ملاقات

اس کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے۔ ڈپٹی سپیکر آف پارلیمنٹ حضور انور سے ملاقات کے لئے تشریف لائی ہوئی تھیں۔ حضور انور نے انہیں ملاقات کے لئے وقت عطا فرمایا۔ موصوفہ نے حضور انور کو یوگنڈا آمد پر خوش آمدید کہا۔ مختلف امور پر بات ہوئی۔ حضور انور نے فرمایا یوگنڈا بہت خوبصورت ملک ہے اور ترقی کے لئے بڑے Sources ہیں۔ تعلیم کے بارہ میں بھی بات ہوئی۔ حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے والدین کو ہر جگہ توجہ دلائی ہے کہ اپنے بچوں کی پڑھائی کی طرف توجہ دیں اور پرائمری کے بعد بچے سیکنڈری سکولز میں جائیں اور والدین بچوں کی نگرانی کریں اور ان کو پڑھائیں۔ اس پر ڈپٹی سپیکر نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔ حضور انور نے فرمایا میں یوگنڈا میں جہاں بھی گیا ہوں مجھے اچھا لگا ہے۔ میں 12 سال قبل یوگنڈا آیا تھا اور کچھ مہینے یہاں گزارے تھے لیکن اُس وقت اتنا سفر نہیں کیا تھا جتنا اب کیا ہے۔ اُس وقت ایک عام احمدی کی حیثیت سے آیا تھا۔ یوگنڈا مجھے پسند آیا ہے۔ حضور انور نے حکومت کا جماعت سے تعاون پر شکریہ ادا کیا۔ یہ ملاقات گیارہ بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ لیا اور ہدایات

MOT
Cars: £35 Vans: £40
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398

سے نوازا اور آئندہ کے لئے پروگرام بنانے میں ان کی رہنمائی فرمائی۔ نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ سے یہ ملاقات بارہ بجکر بیس منٹ تک جاری رہی۔

منسٹر آف فنانس سے ملاقات

اس کے بعد حضور انور نے اپنے دفتر میں یوگنڈا کے منسٹر آف فنانس سے ملاقات فرمائی۔ موصوف حضور انور سے ملاقات کے لئے مشن ہاؤس میں تشریف لائے تھے۔ اس میٹنگ میں بڑے اچھے ماحول میں مختلف امور پر گفتگو ہوئی۔ یہ ملاقات بارہ بجکر چالیس منٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

صدر مملکت یوگنڈا کے ساتھ ملاقات

سوا ایک بجے حضور انور صدر مملکت یوگنڈا H.E.Yoweri Kaguta Museveni سے ملاقات کے لئے سٹیٹ ہاؤس تشریف لے گئے۔ صدر مملکت سے یہ ملاقات 35 منٹ تک جاری رہی جس میں بہت ہی خوشگوار ماحول میں مختلف امور پر گفتگو ہوتی رہی۔ حضور انور نے اپنے لندن قیام کے بارہ میں بتایا۔ افریقہ میں جماعت کی تعلیمی و طبّی خدمات کا ذکر ہوا۔ حضور انور نے بتایا کہ یہاں بھی جو ذہین طلبا ہوں گے اور ٹاپ کریں گے اور بیرونی ممالک کی یونیورسٹیوں میں داخلہ ملنے کی صورت میں اگر انہیں مالی مدد کی ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ جماعت مدد کرے گی۔ صدر مملکت نے اس پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ صدر مملکت نے پاکستان اور انڈیا کے مختلف شہروں کے اپنے سفر کے بارہ میں بتایا کہ ان دونوں ممالک کے فلاں فلاں علاقے انہوں نے دیکھے ہیں۔

صدر مملکت کے ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور جماعت کے قیام کی تفصیل بتائی اور بتایا کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے 178 ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے اور بعض افریقن ممالک میں جماعت کی تعداد اور ترقیات کا بھی ذکر فرمایا۔

دوران ملاقات حضور انور اور وفد کے ممبران کو چائے پیش کی گئی۔ ملاقات کے آخر پر تصاویر کھینچی گئیں۔ اس ملاقات کے بعد دو بجکر دس منٹ پر حضور انور اپنے ہوٹل تشریف لے آئے۔

چار بجے حضور انور نے احمدیہ مسجد کمپالا میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

مبلغین کے ساتھ میٹنگ

نمازوں کی ادائیگی کے بعد سوا چار بجے مبلغین کرام یوگنڈا کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ حضور انور نے ریجن وائز اور علاقہ وائز گزشتہ سالوں میں ہونے والی بیعتوں، نو مبائعین سے رابطوں اور تبلیغی پروگراموں کا جائزہ لیا اور موقع پر ہدایات دیں۔ مساجد کی تعمیر کا بھی حضور انور نے ریجن وائز جائزہ لیا اور زیر تعمیر مساجد کی فوری تکمیل کی ہدایت فرمائی اور پہلے مرحلہ میں مزید دس مساجد کی تعمیر کی ہدایت فرمائی۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ہر جماعت میں مسجد کا ہونا ضروری ہے۔

حضور انور نے مختلف انتظامی امور اور ضروریات کا جائزہ لیا اور موقع پر ہدایات سے نوازا اور منظوریاں عطا فرمائیں۔ میٹنگ کے آخر پر مبلغین نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ 6 بجے یہ میٹنگ اپنے اختتام کو پہنچی۔

معلمین کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد معلّمین کرام یوگنڈا کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے معلمین کو ہدایت فرمائی کہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ دیہاتوں میں ہر جگہ جائیں اور احمدیت کا پیغام پھیلائیں اور ان احمدیوں کو ٹرینڈ کریں اور ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کریں جو مختلف جگہوں پر رہ رہے ہیں لیکن اسلام کی تعلیم پر پوری طرح سے عمل نہیں کر رہے۔ حضور انور نے معلمین کو تفصیلی ہدایات سے نوازا اور ان کی ضروریات کے جائزے لئے اور بعض انتظامی امور کے بارہ میں بھی تفصیلی جائزے لئے اور ہدایات فرمائیں اور منظوریاں عطا فرمائیں۔

میٹنگ کے آخر پر معلمین نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔ حضور انور نے تمام معلمین کو قلم عطا فرمائے۔ معلمین کے ساتھ یہ میٹنگ پونے سات بجے ختم ہوئی۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ پونے نو بجے تک جاری رہا۔ فیملی ملاقاتوں کے بعد حضور انور نے مشن ہاؤس میں موجود ہر فرد کو شرف مصافحہ بخشا اور خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے احمدیہ مسجد کمپالا میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ Hotel Africana تشریف لے گئے۔

استقبالیہ سے خطاب

جماعت یوگنڈا نے حضور انور کے اعزاز میں Sheraton Hotel میں ایک Reception (تقریب عشائیہ) کا اہتمام کیا تھا۔ سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں ڈپٹی سپیکر پارلیمنٹ، منسٹر آف سٹیٹ فار انفارمیشن، منسٹر آف سٹیٹ فار فنانس اینڈ پلاننگ، ایمبیسیڈر الجیریا، ہائی کمشنر تنزانیہ، ہائی کمشنر کینیا کے علاوہ سات ممبران پارلیمنٹ شامل تھے۔ علاوہ ازیں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان احباب بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد سلیمان سوایانا صاحب جنرل سیکرٹری جماعت یوگنڈا نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

ڈنر سے فارغ ہو کر اس تقریب کے آخر پر منسٹر آف انفارمیشن Hon.Dr.Nsaba Buturo نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو یوگنڈا میں آمد پر خوش آمدید کہا اور اس بات کا یقین دلایا کہ یوگنڈا میں حکومت مذہبی آزادی کی تمام شہریوں کو گارنٹی دیتی ہے۔ اس کے بعد ڈپٹی سپیکر پارلیمنٹ آنریبل Rebecca Kadaga نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور وہاں پر موجود معزز مہمانوں (گورنمنٹ آفیشلز) کا تعارف کروایا۔ ڈپٹی سپیکر نے حضور انور کی یوگنڈا کے شہریوں کی روحانی اور دینی رہنمائی پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جماعت احمدیہ ایک چھوٹی جماعت ہونے کے باوجود بڑی پُر ہمت اور جوش والی جماعت ہے جو یوگنڈا کی ترقی کے لئے کام کر رہی ہے۔

موصوفہ نے حضور انور کے با حفاظت سفر کے لئے دلی اظہار کیا نیز جلد دوبارہ آنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

ڈپٹی سپیکر نے گورنمنٹ کی مذہبی آزادی کی پالیسی کا ذکر کیا نیز کہا کہ یوگنڈا ملٹی کلچرل اور ملٹی ریلیجس ملک ہے اور سارے اس میں امن کے ساتھ رہ رہے ہیں۔

آخر پر حضور انور نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور مختلف جگہوں پر بیٹھے ہوئے مہمانوں نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔ آج کا دن یوگنڈا میں قیام کا آخری دن تھا۔

25/مئی 2005ء بروز بدھ:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احمدیہ مسجد کمپالا میں پڑھائی۔

آج یوگنڈا سے لندن کے لئے روانگی تھی۔ صبح 7:15 بجے حضور انور ایدہ اللہ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور پولیس کے Escort میں یوگنڈا کے انٹرنیشنل ائرپورٹ Entebbe کے لئے روانگی ہوئی۔ کمپالا سے ایئرپورٹ کا فاصلہ 40 کلومیٹر ہے۔ سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ ائرپورٹ پر پہنچے۔ حضور انور کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور امیگریشن کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔

ایئرپورٹ پر حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت صبح سے ہی جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ جونہی حضور انور کی گاڑی ایئرپورٹ کی حدود میں داخل ہوئی احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور اپنے ہاتھ بلند کر کے حضور انور کو السلام علیکم کہا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ ہلا کر سب کے سلام اور نعروں کا جواب دیا اور دعا روانی۔ اس کے بعد حضور انور VIP لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلّہا جہاز میں سوار ہوئے۔ برٹش ایئرویز کی پرواز BA 062 نو بجکر دس منٹ پر یوگنڈا کے Entebbe ائرپورٹ سے لندن کے لئے روانہ ہوئی۔

یوگنڈا میں قیام کے دوران تمام سفروں میں پولیس کے مسلّح اسکواڈ نے حضور انور کے قافلہ کو Escort کیا۔ پولیس کی ایک گاڑی سب سے آگے چلتی تھے۔ اس کے بعد پولیس کے دو موٹر سائیکل سوار تھے جو حضور انور کی کار کو ساتھ لے کر چلتے تھے۔ حضور انور کی کار کے پیچھے سول لباس میں پولیس کی گاڑی تھی۔ اس کے پیچھے پھر باقی قافلہ کی گاڑیاں ہوتی تھیں۔

حضرت بیگم صاحبہ کے لئے ایک لیڈی پولیس آفیسر متعیّن تھیں۔ جو تمام سفروں میں اور جلسوں، اجتماعات، وغیرہ میں ہر جگہ ساتھ رہی۔ جہاں بھی حضور انور کا قیام ہوتا، مسلّح پولیس رات بھر ڈیوٹی پر موجود رہتی۔ حکومت کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پورا اعزاز دیا گیا۔

یوگنڈا میں قیام کے دوران حضور انور کی گاڑی ڈرائیو کرنے کی سعادت مکرم سلیمان سوایانہ صاحب اور مکرم شعیب نصیرہ صاحب کے حصہ میں آئی۔

پریس اور میڈیا میں کوریج

یوگنڈا میں حضور انور کے پروگراموں کو پریس اور میڈیا میں غیر معمولی Coverage ملی۔

یوگنڈا کے نیشنل ٹی وی 'UTV' نے 17 مئی کو اپنی سات اور نو بجے کی خبروں میں حضور انور کی ایئرپورٹ پر آمد اور استقبال کے مناظر دکھائے۔ اس کے بعد پھر باقی ایّام میں اس نیشنل T.V کی خبروں میں روزانہ حضور انور کے دورہ کے پروگراموں پر مشتمل خبریں نشر ہوتی رہیں۔ جن میں احمدیہ مشن ہاؤس کمپالا میں حضور انور کا خطاب، کسامیرا اور Kamuli کے مقام پر حضور انور کا خطاب، جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور انور کا افتتاحی اور اختتامی خطاب شامل تھے۔

اس کے علاوہ ایک ٹی وی چینل WSB نے بھی اپنی نشریات میں Coverage دی۔ ان دونوں ٹی وی چینلز نے حضور انور کی یوگنڈا آمد سے تین دن قبل 14 مئی 2005ء کو اپنی خبروں میں حضور انور کے یوگنڈا آنے کے پروگرام کی خبر اور قدرے تفصیل نشر کی۔

ان TV چینلز کے علاوہ FM ریڈیو اسٹیشن Empanga، NBS ریڈیو اسٹیشن، FM ریڈیو اسٹیشن Mbale نے حضور انور کی یوگنڈا آمد کا ذکر کیا اور خبروں میں بار بار حضور انور کی آمد کے بارہ میں بتایا جاتا رہا۔ مختلف ریڈیو اسٹیشن نے حضور انور کے بعض خطابات کو LIVE نشر کیا۔

ریڈیو FM Empanga نے حضور انور کا Kamuli (کسامیرا) کے مقام پر خطاب Live نشر کیا۔ ریڈیو FM Buddu نے حضور انور کا Kabale کے مقام پر خطاب Live نشر کیا۔ یہ ریڈیو تنزانیہ کے بعض سرحدی علاقوں میں بھی سُنا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ Mukono زون، Kampala زون اور Jinja زون کے ریڈیو اسٹیشنز نے بھی حضور انور کے دورہ کے پروگراموں کو اپنی روزانہ کی نشریات میں Coverage دی۔

اسی طرح اخبارات میں سے اخبار 'The New Vision' اور اخبار 'The Monitor' نے اپنی مختلف اشاعتوں میں حضور انور کے خطابات اور یوگنڈا میں مختلف پروگراموں کی رپورٹس شائع کیں۔ اس طرح ملکی میڈیا اور پریس کے ذریعہ ملک بھر میں حضور انور کے دورہ کی خبریں پہنچیں اور حضور انور نے اپنی پریس کانفرنس اور مختلف مقامات پر اپنے خطابات میں جو پیغامات دیئے اور نصائح فرمائیں وہ اس میڈیا کے ذریعہ ملک کے تمام باشندوں تک پہنچے۔ الحمد للہ۔

لندن میں ورود

برٹش ایئرویز کی فلائٹ BA 062 قریباً نو گھنٹے مسلسل پرواز کے بعد برطانیہ کے مقامی وقت کے مطابق چار بجے سہ پہر لندن کے ہیتھرو ایئرپورٹ پر اتری۔ امیگریشن کی روٹین کی کارروائی کے بعد حضور انور ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے جہاں امیر صاحب یوکے نے جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔

ائرپورٹ سے روانہ ہو کر ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد فضل لندن پہنچے۔ جہاں احباب جماعت مرد و خواتین حضور انور کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ اس کے بعد حضور انور نے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ حضور انور کی مسجد فضل لندن میں آمد اور استقبال کا منظر MTA پر Live نشر کیا گیا۔ کچھ ہی دیر بعد حضور انور نے مسجد فضل لندن میں تشریف لا کر نماز عصر پڑھائی۔

۞۞۞۞۞

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ یکم و 2 ستمبر 2004ء میں مکرم ناصر احمد ظفر بلوچ صاحب نے اپنے والد محترم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کی سیرت و سوانح کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

محترم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کے والد حضرت حافظ فتح محمد خان صاحبؓ مندرانی بلوچ اپنے علاقہ (بستی مندرانی ضلع ڈیرہ غازیخان) کے معروف زمیندار تھے لیکن آپ کی نیک شہرت اور مقبولیت کا اصل سبب آپ کا زہدو تقویٰ اور عربی و فارسی زبان کا علم رکھنا تھا، فارسی میں اشعار کہتے تھے۔ آپ کا ایک قلمی مجموعہ تھا جو ضائع ہو گیا۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی تائید میں بھی فارسی کی ایک منظوم کتاب لکھی تھی۔ آپ کے شاگردوں میں ہر عمر کے پٹھان اور بلوچ شامل تھے۔ آپ کے استاد صاحبِ کشف و کرامت بزرگ حضرت حافظ میاں رانجھا صاحب تھے جو علاقہ بھر میں پیر و مرشد کا درجہ رکھتے تھے۔ ایک دن انہوں نے مریدوں کی موجودگی میں آپ کو مخاطب کرکے فرمایا: ''فتح محمد! میں اس دارِ فانی سے گزر جاؤں گا آپ زندہ ہوں گے، آپ کی زندگی میں امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ انکار نہ کرنا''۔ اس وقت یہ عام تاثر تھا کہ جب امام مہدی کا نزول ہوگا تو وہ جہاد بالسیف کا اعلان کریں گے۔ اسی وجہ سے آپ نے اس وقت ایک تلوار خریدی، ساتھ ہی کندھے پر ہمیشہ چادر رکھتے تاکہ جونہی امام مہدی جہاد کے لئے پکاریں تو فوری لبیک کہہ سکیں۔

حسن اتفاق سے آپ کی بستی کے ایک احمدی مکرم محمد شاہ صاحب حصول تعلیم کی خاطر راولپنڈی گئے اور حکیم شاہ نواز صاحب کے ہاں مقیم ہوئے۔ وہاں انہوں نے 1901ء میں حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر سنا تو فوراً قادیان چلے گئے اور جاتے ہی بیعت کا شرف پایا۔ کچھ عرصہ بعد حضرت مسیح موعودؑ کی چند کتب و تصاویر ساتھ لائے۔ جن کا مطالعہ کرتے ہی بستی مندرانی کی آٹھ سعید روحوں نے پہلے تحریری اور پھر ۱۹۰۳ء میں دستی بیعت کا شرف پایا۔ پندرہ بیس روز قادیان میں قیام کیا اور رسالہ ریویو بھی جاری کروایا۔

حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب کی دو بیویاں تھیں جن سے چھ بیٹے تھے۔ ایک صغر سنی میں وفات پاگئے جبکہ باقی پانچ مخلص احمدی تھے۔ ان میں مضمون نگار کے والد محترم مولوی ظفر محمد ظفر صاحب 9/ اپریل 1908ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرکے 22 مارچ 1921ء کو قادیان چلے گئے اور 1922ء سے 1929ء تک آپ نے حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالثؒ) کا ہم جماعت رہنے کا شرف بھی پایا۔ 1929ء میں آپ نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ پھر دو سال جامعہ احمدیہ میں مربیان کورس کیا اور اس دوران ''جامعہ احمدیہ'' رسالہ کے دو شمارے بھی مرتب کئے جن میں سے ایک سالانہ نمبر تھا۔ اسی دوران آپ کے والدین کا انتقال ہوگیا۔

جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد بہاولپور میں بطور مربی مقرر کئے گئے۔ کچھ عرصہ بعد مدرسہ احمدیہ میں بطور استاد متعین ہوئے اور ۱۹۳۵ء تک تدریسی فرائض سرانجام دیئے۔ ۱۹۳۶ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری رہے۔ ۱۹۳۷ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی زیرِ نگرانی انچارج کارخاص رہے۔ ۱۹۳۸ء میں نصرت گرلز ہائی سکول قادیان میں بطور معلم کام کیا۔ اس دوران بطور قاضی سلسلہ بھی فرائض سرانجام دیتے رہے۔

پھر مارچ 1939ء سے مارچ 1944ء تک اپنے وطن میں قیام پذیر رہے اور اس دوران ادیب فاضل، منشی فاضل اور ایف اے کے امتحان پاس کئے۔ 1944ء میں آپ کو جامعہ احمدیہ میں پروفیسر لگادیا گیا جہاں 1956ء تک تدریسی خدمات سرانجام دیں اور بالآخر آنکھوں کی تکلیف کے باعث جامعہ احمدیہ سے فارغ ہوگئے۔ تاہم 1964ء تا 1966ء حضرت مسیح موعودؑ کی بعض عربی کتب کا ترجمہ کیا۔

جب آپ مدرسہ احمدیہ میں زیر تعلیم تھے تو چند لڑکوں کے درمیان رنجش ہوگئی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو ایک سہ رکنی کمیشن کا صدر نامزد فرمایا۔ جب آپ نے تحقیق کے بعد فیصلہ دیا تو حضورؓ نے فرمایا کہ ''کوئی قاضی اس سے بہتر فیصلہ نہیں دے سکتا''۔ جس کے بعد حضور نے آپ کو مستقل قاضی مقرر فرمادیا۔

ایک دفعہ بٹالہ کے دو دوستوں کا قضیہ قادیان میں آیا۔ پہلے دفاتر میں فیصلے ہوئے پھر قضا میں پہلے ایک قاضی نے اور پھر دو قاضیوں نے فیصلہ کیا پھر تین قاضیوں کے بورڈ میں پیش ہوا جس میں آپ بھی شامل تھے۔ باقی سب فیصلے مدعی کے حق میں تھے لیکن آپ کا فیصلہ اختلافی تھا۔ اس پر حضرت مصلح موعودؓ نے محترم شیخ بشیر احمد صاحب (بعد میں جج ہائیکورٹ) کو لاہور سے بلوایا تو انہوں نے آپ کے دیئے ہوئے فیصلہ کی تائید فرمائی اور حضورؓ نے اس فیصلہ کو نافذ فرمادیا۔ آپ کا فیصلہ پڑھنے کے بعد محترم شیخ صاحب نے آپ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی اور پھر آپ کو مبارکباد اور داد دی۔

اللہ تعالیٰ نے آپکو غیر معمولی حافظہ عطا کیا تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کے وقت ایک سال میں دو دو جماعتوں کا امتحان پاس کیا۔ 1929ء میں آپ بیمار پڑ گئے تو اساتذہ نے مشورہ دیا کہ اس سال آپ 'مولوی فاضل' کا امتحان نہ دیں۔ آپ نے جواباً عرض کیا کہ آپ مجھے اجازت دیں، میں انشاء اللہ پاس ہو جاؤں گا۔ سو اجازت ملنے پر آپ امتحان میں شامل ہوئے۔ جامعہ کے ۱۵ طلباء میں سے ۷ پاس ہوئے۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ اول اور آپ دوم آئے۔

حماسہ و متنبّی عربی نظموں کی دو ضخیم کتابیں ہیں۔ آپ فرمایا کرتے کہ ان کتب میں سے کوئی ایک مصرعہ پڑھے تو اس شعر کا دوسرا مصرعہ میں زبانی سناؤں گا۔ آپ کو اپنا سارا کلام بلکہ دیگر شعراء کے بھی ہزاروں اشعار ازبر تھے۔ آپ کو اپنی شیرخوارگی کا زمانہ بھی یاد تھا۔

آپ اپنے شاگردوں سے اپنے بچوں کی طرح پیار کرتے تھے۔ کافی عرصہ ٹیوٹر ہوسٹل اور سپرنٹنڈنٹ مدرسہ احمدیہ رہے۔ نماز فجر کیلئے طلبہ کو بیدار کرنے کیلئے ہوسٹل کے صحن میں نہایت خوش الحانی سے بلند آواز میں تلاوت قرآن کرتے اور عربی اور اردو کے اشعار پڑھتے۔ ایک دفعہ موسم گرما کی تعطیلات پر جب طلبہ اپنے گھروں کو چلے گئے تو حیدرآباد (دکن) بھارت سے آیا ہوا ایک لڑکا باقی رہ گیا۔ آپ اُسے اپنے ہمراہ ڈیرہ غازیخان لے آئے اور اسے اپنے بچوں کی طرح رکھا۔ اسی طرح ایک بار راولپنڈی کا رہنے والا ایک لڑکا مولوی فاضل کے امتحان میں کامیاب نہ ہوسکا۔ اسی اثناء میں تعطیلات ہوئیں تو اُس کے سوا سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوگئے۔ وہ پریشان بیٹھا تھا کہ کس منہ سے گھر جائے گا کہ آپ نے اسے گلے لگایا اور کہا تم تعطیلات یہیں گزارو میں تمہیں امتحان کی تیاری کروادوں گا۔ پھر سارا عرصہ وہ ہمارے گھر میں ہی رہا اور جلد ہی اُس نے تیاری کرکے امتحان پاس کرلیا۔

آپ کی دعا میں اللہ تعالیٰ نے ایک عجیب تاثیر رکھ چھوڑی تھی۔ بلکہ آپ کی باتوں میں بھی ایک خاص اثر تھا۔ مثلاً میری ولادت پر آپ نے نافع الناس وجود ہونے کی درخواست دعا شائع کروائی۔ عجیب اتفاق ہے کہ باوجود بالکل بے علم و ہنر ہونے کے اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی خاص حکمت اور مصلحت کے تحت ایسے ایسے اسباب پیدا کئے کہ میرے چاہنے نہ چاہنے کے باوجود بھی مجھے مذکورہ دعا کا مصداق بننے کی توفیق ملی۔

اسی طرح آپ نے میرے بھائی عزیزم طاہر احمد ظفر کی پیدائش پر چار اشعار کہے جس میں ایک جگہ فرمایا: اسلام کی سٹیج کا تُو شہسوار ہے۔ عجیب اتفاق ہے کہ عزیزم طاہر شروع میں ایک آزاد منش انسان تھا مگر آہستہ آہستہ اس کی ایسی کایا پلٹی کہ وہ واقعی اس دعا کا مصداق نظر آنے لگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جرمنی میں سو مساجد کی تحریک جاری فرمائی تو سب سے پہلے ''مسجد حمد'' تعمیر ہوئی جس کی سعادت بحیثیت ریجنل امیر عزیزم طاہر کے حصہ میں آئی۔ اس طرح جرمنی کے علاوہ دیگر قریبی ممالک میں بھی انہیں دعوت الی اللہ کی توفیق میسر آرہی ہے۔

آپ ہمیشہ سچی اور سیدھی بات کرتے۔ ایک بار بستی مندرانی میں ہمارے کسی عزیز کو رات سوتے میں کسی نامعلوم شخص نے شدید ضرب پہنچائی اور اُس کے بچنے کی امید نہ رہی۔ پولیس نے مشتبہ اور مخالف عناصر کو حراست میں لے کر تشدد شروع کردیا۔ آپ کو اطلاع ملی تو فوراً وہاں پہنچے اور عزیزوں سے الگ الگ ملاقات میں یہ عقدہ کھلا کہ ملزم بھی اپنا ہی عزیز ہے۔ آپ فوراً تھانہ تشریف لے گئے اور افسر کو بتایا کہ یہ لوگ قطعی بے گناہ ہیں اور ملزم اور مضروب دونوں میرے عزیز ہیں۔ چنانچہ آپ نے ملزم کو پیش کردیا۔ افسر اتنا متأثر ہوا کہ گھر سے آپ کے لئے مشروب اور پنکھا منگوایا اور کہا کہ مَیں نے ایسا صاف گو شخص کم ہی دیکھا ہے۔ اس طرح وہ بے گناہ اور اُن کے لواحقین بھی عمر بھر کے لئے آپ کے گرویدہ ہوگئے۔

آپ انتہائی متوکل اور صابر و شاکر اور قانع طبع تھے۔ آپ ہی کا شعر ہے:

کتنا ہے خوش نصیب ظفرؔ آج تک جسے
دنیا کے حادثات پریشاں نہ کر سکے

۱۹۴۲ء میں آپ کوٹ چھٹہ ضلع ڈیرہ غازیخان میں رہائش پذیر تھے اور ذریعہ معاش بھی بڑا قلیل تھا تو آپ کی چھوٹی بیٹی مبارکہ بیمار پڑ گئی۔ آپ نے باوجود مالی تنگی کے ہر ممکن علاج معالجہ کی کوششیں کیں مگر اُس کی وفات ہوگئی۔ اس قصبہ میں کوئی احمدی نہ تھا، آپ نے خود ہی جنازہ پڑھایا اور جنازہ میں بھی صرف ہم دونوں بھائی شامل تھے۔ بعد از تدفین جب ہم گھر واپس لوٹ رہے تھے تو والد صاحب نے ایک دکان سے گوشت لیا اور گھر داخل ہوتے ہی مسکراتے چہرہ کے ساتھ ہماری والدہ کو سلام کہا اور فرمایا کہ ہم نے اپنی تدبیر کی اپنی بساط کے مطابق انتہاء کردی لیکن تقدیر غالب آئی، اب اس صدمہ کو قطعاً دراز نہیں کرنا۔ گوشت روٹی پکائیں اور سب کھائیں۔ اللہ تعالیٰ غیر معمولی صبر دے گا۔

آپ بہت متوکل تھے۔ قادیان میں جب آپ بطور طالب علم بورڈنگ میں رہتے تھے تو گھر سے کچھ عرصہ تک رقم نہ آنے کے باعث سپرنٹنڈنٹ نے آپ کا کھانا بند کردیا۔ تب آپ نے یہ عہد کرلیا کہ ارشاد خداوندی کے تحت کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کروں گا۔ آپ تین دن اور دو راتیں بھوکے رہے۔ شام کو ہوسٹل میں طلباء گولہ پھینک رہے تھے۔ آپ بفضلہٖ تعالیٰ فولادی اعصاب کے مالک اور جسمانی لحاظ سے بھی طاقتور تھے۔ آپ نے گولہ پھینکا تو وہ دوسرے طلباء کے مقابلہ میں زیادہ فاصلہ پر جاگرا۔ اس پر سپرنٹنڈنٹ صاحب نے استفسار فرمایا کہ ظفر آج تم کیا کھا کر آئے ہو۔ آپ نے مؤدبانہ انداز میں کہا: وہی جو آپ کھلا رہے ہیں۔ اس پر فوری طور پر انہوں نے آپ کا کھانا دوبارہ جاری کردیا بلکہ اپنے گھر پُرتکلف دعوت بھی کی۔

اسی طرح قیامِ پاکستان کے وقت جب قتل و غارت کا بازار گرم تھا تو مرکز نے آپکو ملتان جانے کا حکم دیا۔ پُرخطر حالات اور مالی تنگدستی کے پیش نظر آپ ساری رات دعاؤں اور نوافل میں مصروف رہے۔ صبح کی نماز کے وقت آپ کو سجدہ میں زور سے آواز آئی ''ھُوَ الَّذِیْ اَحْیَاکُم ......'' یعنی خدا نے تجھے موت کے بعد زندگی بخش دی۔ چنانچہ آپ نے اپنے اہل خانہ سے کہا کہ خداتعالیٰ کے فضل سے ہم بخیریت پاکستان پہنچ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ زادِ راہ کی مشکلات کا بھی انتظام فرمادے گا۔ آپ کے پاس اتنی رقم بھی نہ تھی کہ آپ ملتان پہنچ پاتے جبکہ مرکز سے کرایہ وغیرہ کی بات کرنا بھی آپ کے مزاج کے خلاف تھا۔ اسی اثناء میں حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحبؓ نے سفری اخراجات کے سلسلہ میں ۵۰ روپے کسی کے ہاتھ بھجوادئے اور پیغام دیا کہ مزید رقم کی ضرورت ہو تو بتادیں۔ بہرحال آپ نے ایک قافلہ کے ساتھ قادیان سے سفر شروع کیا اور بخیریت لاہور پہنچ گئے۔

ایک بار ویرانے میں خانہ بدوش قوم کا خونخوار کتا غراتا ہوا آپکی طرف لپکا تو کتے کے مالک نے دُور سے

آواز لگائی: بھاگ جاورنہ یہ کاٹ کھائے گا۔ جبکہ بھاگنا بے سود تھا۔ آپ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے دعا کرتے ہوئے کتے کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوگئے۔ کتا آپ کے قریب پہنچ کر یک دم رُک گیا، آپ بھی اسے بغیر آنکھ جھپکائے دیکھتے رہے۔ ایک دو منٹ کے بعد کتے کی چیخ نکلی اور وہ واپس بھاگ گیا۔

ایک دفعہ آپ لاہور میں احمدیہ مسجد دہلی گیٹ جارہے تھے جہاں آپ کا بیٹا ٹھہرا ہوا تھا لیکن راستہ معلوم نہیں تھا۔ آپ نے دعا شروع ہی کی تھی کہ اچانک سامنے سے بیٹا نمودار ہوگیا۔

ایک بار مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ احمد نگر نے پروفیسر صاحبان کو اچکن پہننے کا ارشاد فرمایا تو نامساعد حالات کی وجہ سے آپ کے لئے اچکن تیار کروانا مشکل تھا۔ کسی نے مشورہ دیا کہ خدام الاحمدیہ کے دفتر میں کوٹ آئے ہیں وہاں سے لے آئیں۔ لیکن ایسا کرنا آپ کا مزاج نہ تھا۔ چنانچہ آپ نے دعا شروع کردی تو دوسرے ہی دن ڈاکیہ ایک پارسل لایا جو مکرم غلام حسین صاحب ایاز مربی سلسلہ سنگاپور نے بھیجا تھا۔ وہ تقریباً 16,15 سال سے وہاں مقیم تھے اور کبھی رابطہ بھی نہ ہوا تھا۔ انہوں نے خط میں لکھا کہ میں آج اپنے لئے بازار سے اچکن کا کپڑا لینے گیا تو میں نے آپ کے لئے بھی یہ کپڑا خرید لیا جو بطور تحفہ بھجوا رہا ہوں۔

آپ نظام سلسلہ کی غیر معمولی و غیر مشروط اطاعت کے قائل تھے اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی دلیل، تاویل وغیرہ کو قطعاً قبول نہ کرتے تھے۔ فرمایا کرتے کہ اصل اطاعت یہ ہے کہ سچے ہو کر بھی جھوٹوں کی طرح تذلّل اختیار کرو۔ غالباً 1950ء میں خدام کے اجلاس میں میرے ساتھ بیٹھے ہوئے خادم نے کوئی بات کی اور قائد صاحب کے استفسار پر میرا نام لے دیا۔ اس پر قائد صاحب نے میرے لئے اجلاس سے نکل جانے کی سزا تجویز کی جو مجھے قابلِ قبول نہ تھی کیونکہ ایک تو میں بے گناہ تھا، دوسرے یہ غلط فہمی بھی تھی کہ میرے والد صاحب جامعہ میں پروفیسر ہیں۔ میرے اس رویہ کی شکایت ہوئی تو پرنسپل صاحب نے مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں مجھے سزا کے لئے طلب کیا۔ میں کھڑا ہو کر سزا قبول کرنے سے گریز کرنے کی طرف مائل ہوا ہی تھا کہ والد صاحب نے گرجدار آواز میں فرمایا: ناصر! فوری تعمیل کرو۔ اور اس طرح اطاعت نظام کا ایسا سبق سکھایا جو تازیست یاد رہے گا۔

آپ کو قرآن شریف کے ساتھ جنون کی حد تک پیار تھا۔ آپ نے اپنے بچپن میں خواب دیکھا تھا کہ قرآن کریم آپ کے سینے میں چمک رہا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف کی مدح میں آپ نے نہ صرف عربی اور اردو میں کلام کہا بلکہ آپ کا بیشتر وقت قرآن پاک پر تدبر اور غور و فکر کرتے ہی گزرا جس کے نتیجہ میں آپ پر نئے نئے مضامین کھلتے چلے گئے۔ آپ اگرچہ باقاعدہ حافظ تو نہ تھے لیکن کثرت مطالعہ اور مسلسل غور و فکر سے اگر کوئی کسی آیت کا ترجمہ پڑھتا تو آپ اصل آیت بتادیتے۔

یکم اگست ۱۹۷۸ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں آپ نے لفظ ھُدھُد کے لغوی معنی پیش کرنے کے بعد عرض کیا کہ پندرھویں صدی میں جماعت احمدیہ کے پاس اپنا براڈکاسٹنگ اسٹیشن ہوگا کیونکہ لفظ 'ھدھد' سورۃ النمل میں آیا ہے اور اس سورۃ کا تعلق پندرھویں صدی سے ہے۔ حضورؒ کی حوصلہ افزائی پر آپ نے تین کتب "معجزات القرآن" (شائع شدہ)، "ہمارا قرآن اور اس کا اسلوب بیان" اور "قرآن زمانے کے آئینہ میں" ترتیب دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ۱۵؍مارچ ۱۹۹۴ء کو MTA کی ایک مجلس میں فرمایا: "مولوی ظفر محمد صاحب مرحوم کا میرے ساتھ اگرچہ طالبعلمی اور استاد کا رشتہ تو نہ تھا لیکن مجھ سے تعلق بہت گہرا تھا ...... قرآن کریم کے اوپر عبور تو کسی کو نہیں ہوسکتا مگر قرآنی مطالب کو سمجھنے کا شوق بہت تھا اور کئی دفعہ بڑے اچھے نکتے نکال کر لاتے تھے ...... ایک عجیب درویش انسان تھے۔"

"معجزات القرآن" کے مسودہ پر حضورؒ نے خلافت سے قبل ہی یہ تبصرہ فرمایا: "آپ نے قرآن کریم کی معجزانہ شان کے جس پہلو پر قلم اٹھایا ہے یہ علمِ قرآن کی ایک ایسی شاخ ہے جس پر آج تک بہت کم لکھا گیا ہے۔ اس مسودہ کے مطالعہ سے یہ دیکھ کر طبیعت میں ہیجان پیدا ہو جاتا ہے کہ علوم قرآن کی کائنات میں اس پہلو سے بھی تحقیق اور دریافت کا کتنا بڑا جہان کھلا پڑا ہے۔ اور اہل فکر کو جستجو کی دعوت دے رہا ہے۔ اس مطالعہ سے مجھے بہت کچھ حاصل ہوا، کئی نئے علمی نکات سے لطف اندوز ہوا۔ تحقیق کی کئی نئی راہوں کی طرف توجہ مبذول ہوئی اور دل میں اس خیال سے شکر و امتنان کے جذبات پیدا ہوئے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کو آپ کے غلاموں کے حق میں قبول فرما رہا ہے اور علم و معرفت میں ترقی کے نئے نئے دروازے ان پر کھول رہا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ"۔

حضورؒ نے ۱۰؍جنوری ۱۹۹۷ء کو ایم ٹی اے پر آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا: "ایک احمدی سکالر مکرم مولوی ظفر محمد صاحب تھے جو حروف مقطعات کا عمدہ ذوق رکھتے تھے اور بڑی محنت سے ان پر تحقیق کیا کرتے تھے۔ انہوں نے مقطعات کی رو سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ خلیفۃ المسیح الثالث ہوں گے۔ چونکہ خلیفہ وقت کی زندگی میں کسی اور کی خلافت کے بارہ میں سوچنا یا نام لینا منع ہے، انہوں نے اپنی تحقیق کو لکھ کر بند کر کے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو دے کر یہ استدعا کی کہ میری وفات کے بعد اس کو کھولا جائے یا جب میں آپ سے درخواست کروں۔ بعد میں یہ ثابت ہوا کہ یہ پیشگوئی صحیح تھی۔

مولوی ظفر محمد صاحب ایک دن میرے پاس تشریف لائے۔ اس وقت میں وقف جدید میں خدمات سرانجام دے رہا تھا۔ مولوی صاحب نے مجھے بتایا کہ میں نے چوتھے خلیفہ کا نام بھی معلوم کرلیا ہے لیکن میں آپ کو بتاؤں گا نہیں (جبکہ اپنی ڈائری میں انہوں نے لکھ لیا تھا)۔ جب خدا تعالیٰ نے مجھے خلافت عطا کی تو ان کی وفات اس سے قبل ہو چکی تھی تو میں نے ان کے بچوں خصوصاً ان کے بڑے بیٹے سے کہا کہ ڈائری کا وہ صفحہ تلاش کریں کہ کس قرآنی سورۃ سے انہوں نے یہ اخذ کیا ہے۔ ان کے بڑے بیٹے نے مجھے بتایا کہ ان کی ایک ڈائری تھی جو اپنے پاس رکھا کرتے تھے وہ اب ہمیں مل نہیں رہی۔ ...... جب میں ماضی کے واقعات پر نظر ڈالتا ہوں تو مجھے یاد آتا ہے کہ جب وہ میرے پاس آئے تو ان کی آنکھوں میں ایک چمک تھی ایک روشنی تھی وہ مجھے خلیفہ رابع کے بارہ میں بتانا چاہتے تھے، اس کے باوجود انہوں نے اظہار نہ کیا۔ اس سے میرا یہ نظریہ تقویت پکڑتا ہے کہ واقعی اس میں آنے والے زمانہ کے لئے بھی پیشگوئیاں ہیں جو اپنے وقت پر پوری ہوتی ہیں"۔

آپ قادرالکلام شاعر تھے۔ اردو، عربی اور فارسی میں فن شعر گوئی کا ملکہ حاصل تھا۔ ہر سہ زبانوں میں آپ کا کلام سلسلہ کے جرائد میں شائع ہوتا رہا۔ شعری مجموعہ "کلام ظفر" کے نام سے آپ کی زندگی میں شائع ہوا۔ آپکے زمانہ طالب علمی میں حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحبؓ جب ۷ سال افریقہ میں خدمات سرانجام دینے کے بعد واپس تشریف لائے تو جامعہ احمدیہ قادیان میں اُن کو استقبالیہ دیا گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ بھی اس تقریب میں تشریف فرما تھے۔ اس موقع پر محترم مولوی ظفر محمد صاحب ظفرؔ نے ایک عربی نظم پڑھی تو حضورؓ نے اپنی تقریر میں خوشی کا اظہار کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ہمارے جامعہ کا کوئی طالب علم اتنی فصیح و بلیغ نظم بھی کہہ سکتا ہے۔

آپ کی شاعری کے بارہ میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ کا تبصرہ سند کی حیثیت رکھتا ہے۔ فرمایا: "میں نے شروع سے آخر تک یہ تمام کلام پر لطف اور پر مغز پایا ہے۔ ممکن نہیں کہ انسان اس پر محض سرسری نظر ڈالتے ہوئے گزر جائے۔ کئی مقامات پر ٹھہر کر اطمینان سے اسی طرح لطف اندوز ہونا پڑتا ہے جیسے حسین قدرتی مناظر انسان کے قدم تھام لیتے ہیں۔ ایک بھی نظم ایسی نہیں جو بے مقصد شاعری یعنی شاعری برائے شاعری کے ضمن میں آتی ہو اور حقیقت اور خلوص سے عاری ہو۔ ...... طرز بیان نہایت دلنشین۔ فارسی، اردو اور عربی پر برابر دسترس۔ ماشاء اللہ۔ مجموعۂ کلام علم و فضل کا ایک مرقع اور ایک خوشنما پھولوں کا گلدستہ ہے جسے آپ کے خلوص اور ایمان نے ایک عجیب تازگی اور مہک عطا کردی ہے۔"

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے تحریر فرمایا: "آپ کا اسلوب کلام، سلاست اور روانی۔ محاورہ اور بندش کی خوبی اور فن شاعری کے لحاظ سے ایک قابل قدر تصنیف ہے اور بہت سی نظمیں اپنی خوبی کے لحاظ سے سہلِ ممتنع ہیں۔"

آپ غزل گو شاعر نہ تھے کیونکہ آپ کی شاعری برائے شاعری نہ تھی۔ 1966ء میں جب آپ کراچی میں مقیم تھے تو مکرم برکت اللہ محمود صاحب (مربی سلسلہ) کی ترغیب پر اپنی زندگی کی واحد فی البدیہہ غزل آپ نے کہی جو ۱۹؍جنوری ۲۰۰۰ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہوئی۔ حضورؒ نے ازراہِ شفقت اردو کلاس میں ایک بچہ سے یہ غزل سنی اور اس کے اختتام پر آپ کا اور آپ کے کلام کا تعریفی رنگ میں ذکر فرمایا۔

پاکستان طبی بورڈ کے صدر محترم حکیم نیر واسطی صاحب (ستارۂ خدمت)، آپ سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے اور شعروں کی اصلاح بھی لیتے تھے۔ آپ اگر کسی حاجت مند مریض کو اُن کے پاس بھجواتے تو وہ اُس سے رقم وصول نہیں کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حکیم صاحب نے آپ کے ساتھ اپنے تعلق خاطر کا اظہار بذریعہ خط یوں کیا۔

کہہ دے کوئی ظفر سے اے شاہِ علم و فن
اک بے نوا فقیر سے نسبت ہے آپ کی

1964ء سے 1966ء تک آپ کو کراچی میں رہتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا عربی ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس دوران مصر کے صدر جمال عبدالناصر کراچی تشریف لائے تو اُن کی آمد پر عربی قصیدہ کی صورت میں انہیں خوش آمدید کہا گیا۔ یہ فصیح و بلیغ قصیدہ کمشنر کراچی کی درخواست پر لکھ کر آپ نے اُنہیں دیدیا۔ لیکن پھر وہ قصیدہ بغرض ترجمہ آپ کو ہی بھجوایا گیا۔ اسی طرح عراقی صدر عبدالسلام عارف کی کراچی آمد ہوئی تو بھی مقامی انتظامیہ نے آپ سے ہی قصیدہ لکھنے کی درخواست کی۔ فروری 1974ء میں لاہور میں اسلامی سربراہی کانفرنس کے موقع پر بھٹو حکومت نے لیبیا کے کرنل قذافی کو عربی میں سپاسنامہ پیش کیا تو وہ بھی آپ نے ہی تحریر کیا تھا۔ اُس وقت کے وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات نے اظہار تشکر کے طور پر آپ کو بند لفافے میں کچھ رقم دینا چاہی تو آپ نے شکریہ کے ساتھ یہ کہہ کر لینے سے انکار کر دیا کہ میں کوئی پیشہ ور شاعر نہیں ہوں۔ ملکی خدمت میرا فرض ہے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے فی البدیہہ اشعار کہنے کا ملکہ بھی عطا کر رکھا تھا۔ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ نے تقریباً ابتدائی ایام میں حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کو جامعہ احمدیہ احمد نگر میں تشریف لاکر طلباء سے خطاب کرنے کی درخواست کی تو حضرت شیخ صاحب نے خطاب سے قبل سے یہ شعر پڑھا۔

دعویٰ زباں کا اہل جامعہ کے سامنے
جیسے ہو بوئے مشک غزالہ کے سامنے

اس پر مولوی ظفر صاحب نے فی البدیہہ یہ شعر لکھ کر پرنسپل صاحب کی وساطت سے اُن کی خدمت میں بھجوایا

ہیں آپ ایسے اہل جامعہ کے سامنے
جیسے مہ تمام ہلالہ کے سامنے

یہ شعر حضرت شیخ صاحب کے ساتھ آپ کے مستقل تعلق کی ایسی بنیاد بنا جو تادم واپسی اخوت، عقیدت اور علم دوستی کے باعث بڑھتا چلا گیا۔

جنوری 1982ء میں جب آپ ہسپتال ربوہ میں بستر علالت پر تھے تو تسلسل سے عیادت کرنے والوں سے آپ ملاقات کرتے اور ان کے مزاج اور طبیعت کے مطابق ان سے گفتگو بھی فرماتے۔ پھر آپ کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد منتقل کر دیا گیا جہاں ڈاکٹروں کی ٹیم نے آپ کا معائنہ کیا اور اس دوران وہ باہم انگلش میں گفتگو کرتے رہے تا ایک بوڑھے مریض کو اس کی علالت کی شدت کی خبر نہ ہو۔ اس پر آپ بے ساختہ مسکرائے اور فرمایا کہ آپ سمجھ رہے ہیں کہ میں ناخواندہ ہوں۔ اس لئے آپ مجھے پریشانی سے بچانے کی خاطر انگلش میں میری صحت کی بحالی کو ناممکن قرار دے رہے ہیں۔ میں موت سے قطعاً نہیں گھبراتا۔ آپ بے شک کھل کر اور جس زبان میں چاہیں بات کریں مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

ایک روز فرمانے لگے میرے ذہن میں ایک شعر آرہا ہے اسے میری آخری آرامگاہ پر لکھ دینا کہ

آئے مرے عزیز ہیں میرے مزار پر
رحمت خدا کی مانگنے مشت غبار پر

آپ کو خدا تعالیٰ نے نفس مطمئنہ عطا فرمایا تھا۔ ہر حال میں صابر و شاکر تھے۔ بیماری کے ایام پورے صبر و تحمل سے گزارے اور 23 اپریل 1982ء کو فجر کے وقت اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol. 12 Friday , July 01, 2005 Issue No. 26

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی یوگنڈا (مشرقی افریقہ) میں مصروفیات کی مختصر جھلکیاں

Iganga میں مسجد کا سنگ بنیاد، Kyaniale میں مسجد کا افتتاح، صدر مملکت یوگنڈا، ڈپٹی سپیکر پارلیمنٹ، مختلف وزراء سے ملاقات،

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ یوگنڈا اور ذیلی تنظیموں کی نیشنل مجالس عاملہ اور مبلغین و معلمین کے ساتھ الگ الگ میٹنگز میں مختلف پہلوؤں سے جائزے اور تفصیلی ہدایات۔

Iganga، Masaka، Kyaniale، Kambale اور Kampala میں استقبالیہ تقریبات میں خطابات۔

فیملی ملاقاتیں، پریس میڈیا میں دورہ کی کوریج، لندن میں ورود مسعود

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

22رمئی 2005ء بروز اتوار:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیہ مسجد جنجہ میں پڑھائی۔ آج پروگرام کے مطابق Jinja سے ایگانگا (Iganga) کے لئے روانگی تھی۔ جنجہ سے ایگانگا کا فاصلہ 39 کلومیٹر ہے۔

نو بجکر 25 منٹ پر ایگانگا کے لئے روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل حضور انور نے دعا کروائی۔

Mada ہوٹل JinjaNile Resort جہاں حضور انور کا قیام تھا یہاں سے دو کلومیٹر کے فاصلہ پر وہ مقام ہے جہاں سے جھیل وکٹوریہ سے دریائے نیل نکلتا ہے اور اس جگہ کو دریائے نیل کا منبع قرار دیا گیا ہے۔ یہاں سے یہ دریا چار ہزار میل کا سفر طے کرتا ہوا مصر میں داخل ہوتا ہے اور Mediterranean Sea میں جا گرتا ہے۔ چار ہزار میل کا یہ سفر تین ماہ میں طے ہوتا ہے۔

ایگانگا جاتے ہوئے راستہ میں حضور انور کچھ دیر کے لئے اس مقام پر رُکے اور وہاں ڈیوٹی پر متعیّن شخص سے اس جگہ کے منبع ہونے کے بارہ میں استفسار فرمایا اور اس تعلق میں بعض امور دریافت فرمائے۔

Iganga میں مسجد کا سنگ بنیاد اور حاضرین سے خطاب

گیارہ بجے حضور انور Iganga پہنچے۔ جہاں اس علاقہ کے احباب نے نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ یہاں بھی ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد ایگانگا ٹاؤن کونسل کے نمائندہ نے حضور انور کو اس علاقہ میں آمد پر خوش آمدید کہا اور اپنے ایڈریس میں کہا کہ جب سے ہم نے سُنا تھا کہ حضور انور ہمارے اس علاقہ میں آ رہے ہیں ہم آپ کے آنے کی تیاری کر رہے تھے۔ آپ کی جماعت یہاں ہر لحاظ سے اس علاقہ کی خدمت کر رہی ہے۔ آپ جب تک چاہیں اور جتنا چاہیں یہاں قیام کر سکتے ہیں۔ ہم آپ کی میزبانی پر خوشی محسوس کرتے ہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: آج ہم یہاں مسجد کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ مساجد جہاں مسلمانوں کے لئے عبادت گاہیں ہیں وہاں لوگوں کے لئے اور علاقہ کے لئے امن اور محبت کا نشان ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس علاقہ کے تمام احمدیوں کو توفیق دے کہ وہ ہمیشہ مساجد کو آباد رکھیں اور مساجد کی تعمیر کے دونوں مقاصد کو اپنے دلوں میں یاد رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا میں امید رکھتا ہوں کہ مسجد کی تعمیر سے اس علاقہ میں امن کا پیغام پھیلے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام کی تعلیم کے مطابق اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق دے۔

حضور انور نے فرمایا اس مسجد کی تعمیر کا خرچ ہمارے ایک مخلص ممبر شعیب نصیرہ اور ان کی فیملی نے دیا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کے اموال میں برکت ڈالے اور ان کو اپنے فضلوں سے نوازے اور اِن کو اور ان کے خاندان کو ایمان اور اخلاص میں بڑھائے۔ آمین

حضور انور نے فرمایا اب میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھوں گا۔ اس کے بعد دعا ہو گی۔ اس وقت آپ سب میرے ساتھ دعا میں شامل ہوں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اس کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا نے اینٹ نصب فرمائی۔ بعد ازاں علی الترتیب امیر صاحب یوگنڈا، شعیب نصیرا (صدر انصار اللہ)، ایڈیشنل وکیل التبشیر، ایڈیشنل وکیل المال، پرائیویٹ سیکرٹری، صدر لجنہ یوگنڈا، صدر جماعت یگانگا زون، مقامی صدر لجنہ اور ایک وقف نو بچے عزیزم ذکی نے بھی اینٹیں رکھنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے لجنہ کے حصہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں بچیوں نے استقبالیہ گیت پیش کئے اور اپنے اس علاقہ میں حضور انور کو خوش آمدید کہا، حضور انور نے ازراہ شفقت ان بچیوں کو قلم عطا فرمائے۔

پونے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایگانگا سے کمپالا کے لئے روانہ ہوئے۔ ایگانگا سے کمپالا کا فاصلہ ایک سو بیس کلومیٹر ہے۔ دو گھنٹے کا سفر طے کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کمپالا پہنچے۔ کمپالا میں حضور انور ایدہ اللہ کی رہائش کا انتظام Hotle Africana Kampala میں تھا۔

چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ظہر و عصر کی نمازیں احمدیہ مسجد کمپالا میں پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ

4:30 بجے نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ یوگنڈا کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ میٹنگ کے آغاز میں حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باری باری تمام شعبوں کے کام کا جائزہ لیا اور پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہر شعبہ کو ہدایات سے نوازا۔ حضور انور نے مجلس خدام الاحمدیہ کے چندوں کا بھی تفصیل سے جائزہ لیا اور فرمایا سب خدام کو مالی نظام میں شامل کریں۔

حضور انور نے تفصیل کے ساتھ خدام الاحمدیہ کو ان کا سارا نظام سمجھایا اور فرمایا کہ اب پروگرام بنائیں اور مستعدی سے کام کریں اور اپنی خامیاں دور کریں اور گراس روٹ لیول سے اپنے قائدین کو Active کریں۔ حضور انور نے فرمایا آپ سب نے جماعت کے لئے وقت دینا ہے۔ جتنا زیادہ وقت دیں گے اتنی زیادہ برکتیں ملیں گی۔ شعبہ تجنید کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ کی تجنید ہر سال Revise ہونی چاہئے۔ کیونکہ کئی خدام انصار میں جا رہے ہوں گے اور کئی اطفال خدام میں شامل ہو رہے ہوں گے۔

حضور انور نے صدر خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ ہر ماہ باقاعدگی سے رپورٹ حضور انور کی خدمت میں آنی چاہئے۔ آخر پر حضور انور نے ممبران مجلس عاملہ کو خدام الاحمدیہ کی تنظیم کے اغراض و مقاصد کے بارہ میں تفصیل سے بتایا۔ حضور انور نے فرمایا اگر جماعتی نظام بھی مضبوط اور فعّال ہوں تو پھر جماعت کی ترقی انشاء اللہ غیر معمولی رفتار سے ہوگی۔ پانچ بجکر 50 پر یہ میٹنگ ختم ہوئی۔ آخر پر مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ یوگنڈا کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد پانچ بجکر 55 منٹ پر مجلس عاملہ انصار اللہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ صدر صاحب انصار اللہ یوگنڈا کا تقرر حال ہی میں ہوا ہے۔ حضور انور نے صدر صاحب انصار اللہ کو ہدایت فرمائی کہ اپنی عاملہ کا تقرر کر کے باقاعدہ منظوری حاصل کریں۔ حضور انور نے صدر صاحب کو ہدایت فرمائی کہ اپنی ماہانہ رپورٹ باقاعدگی سے حضور انور کی خدمت میں بھجوائیں۔

حضور انور نے صدر صاحب انصار اللہ کو بڑی تفصیل کے ساتھ انصار اللہ کا سارا نظام سمجھایا اور ہدایت دی کہ کانسٹی ٹیوشن کے مطابق اپنی عاملہ بنائیں اور کانسٹی ٹیوشن کے مطابق ہر قائد کو اس کے فرائض کا علم ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا ہر گاؤں، قصبہ میں جہاں بھی انصار موجود ہیں وہاں انصار کی مجلس قائم کریں اور اس طرح گراس روٹ لیول سے اپنے کام کو منظّم کریں۔ حضور انور نے انصار اللہ کے چندوں کا بھی جائزہ لیا اور بجٹ بنانے کے بارہ میں بھی ہدایات سے نوازا۔ 6:30 بجے یہ میٹنگ ختم ہوئی۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں جو رات 9:30 بجے تک جاری رہیں۔ یوگنڈا کی مختلف علاقوں سے آنے والی 30 فیملیز نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ یہ لوگ جب ملاقات کر کے باہر نکلتے تو خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ ایک دوسرے سے گلے ملتے اور خوشی کا اظہار کرتے۔

ان فیملی ملاقاتوں کے دوران ایک ممبر پارلیمنٹ بھی ملاقات کے لئے تشریف لائیں اور حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ 9:30 بجے حضور انور نے نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسجد کمپالا میں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

23رمئی 2005ء بروز سوموار

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیہ مسجد کمپالا میں پڑھائی۔ آج پروگرام کے مطابق Kampala سے Masaka اور پھر وہاں سے Kabale کے لئے روانگی تھی۔

آٹھ بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور Masaka کے لئے روانگی ہوئی۔ کمپالا سے مساکا کا فاصلہ 137 کلومیٹر ہے۔ کمپالا سے مساکا جاتے ہوئے راستہ میں Kikutuzi Mplgi District میں Equator لائن گزرتی ہے۔ مین ہائی وے کے اوپر ہی لائن لگا کر اور سڑک کے دونوں طرف علاقائی نشان بنا کر

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں